تخریج
مولانا محمد افضال حسین نقشبندی زید شرفہ

کتب خانہ امام احمد رضا

الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تالیف۔ الامام حافظ ابی بکر احمد بن عمرو

ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ۔ اردو

فضائل درود وسلام

علامہ پیر احمد محمد شاہ

تخریج خادم مسلک اہل سنت محمد افضال حسین نقشبندی

فضائل درودوسلام

ترجمہ

فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

مصنف

حافظ ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ

(206ھ۔287ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف)

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین

نقشبندی (سانگلہ ہل)

فہرست

باب 1: ذکر قولهم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلاۃ علیك و تعلیمه لهم الصلاۃ علیه کلما ذکر

''صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرنے کے بیان میں کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں اور آپ کا انہیں درود کی تعلیم دینا جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے۔''

باب 18: ماذ کر فی اهل المجلس اذا تفرقوا فی مجلسهم ولم یذ کروا الله عزوجل ولم یصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"باب ان مجلس والوں کے بیان میں جو اپنی مجلس سے جدا ہوں تو نہ ہی اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔"

باب 19: ماذ کر من صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی غیرہ ودعائہ بالصلاۃ علیهم

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسروں پر درود بھیجنے کے بارے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پر درود بھیجنے کے ساتھ دعا کرنے کے بارے میں"

❖❖❖❖❖

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گوناگوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان و سکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ٓالا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

کے دلوں کا اطمینان و سکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال و اعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی و تصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی و محافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہر حال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی و مصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نشری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، الشریعۃ، جامع المسانید جیسی ضخیم کتب کے تراجم شائع کیے ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ علاوہ ازیں کئی بھاری بھرکم کتب کے تراجم کرائے جا رہے ہیں جو انشاء اللہ جلد شائع کیے جائیں گے۔

پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ

اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء و مشائخِ پاکستان و ہند، مقاماتِ مظہری اور حدیقۃ الاولیاء شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمہ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں "فَضْلُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا ترجمہ بنام "فضائل درود و سلام" پیش کر رہے ہیں جو حافظ ابوبکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف) نے کیا ہے اور اس میں موجود احادیث کی تخریج خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) نے انجام دی ہے۔

ترجمہ پڑھ کر آپ کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید موجزن ہوگا۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ ادارہ نے اس کتاب کی بارہا پروف ریڈنگ کروائی ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی غلطی قارئین کی نظر سے گزرتی ہے تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس غلطی کو درست کیا جاسکے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

حالات مصنف

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ (المتوفی 287ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک ابن مخلد الشیبانی (المتوفی 287ھ) ہے۔ آپ کو ابن النبیل بھی کہا جاتا ہے۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، احمد بن عمرو، ابن ابی عاصم جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت، لبنان) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ العاشرۃ، رقم الترجمۃ 3 6 6 جلد 2 صفحہ 7 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

ولادت باسعادت:

آپ کی صاجزادی عاتکہ کہتی ہیں کہ:

ولد ابی فی شوال، سنۃ ست ومائتین۔

"میرے والد (امام احمد بن عمرو بن ابی عاصم نبیل رحمہ اللہ) شوال 206ھ میں پیدا ہوئے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

خاندان ووطن:

عراق کے مشہور علمی مرکز بصرہ کو ان کے آبائی وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لیکن آپ نے اصبہان میں بود و باش اختیار کر لی تھی، قبیلہ شیبان سے آپ کا نسبی تعلق ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ عظیم محدث حافظ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ کی صاجزادی ہیں۔ آپ کے والد ماجد بھی عظیم محدث تھے۔ جن کی وفات آپ کے عہدہ

قضاء کے دوران ''حمص'' میں ہوئی، وفات 243ھ میں ہوئی اس وقت آپ کے والد ماجد کی عمر 60 سال سے کچھ زائد تھی جیسا کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے ملاحظہ کریں۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 1243 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 146 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

محدث ابن محدث ہونے کا شرف:

آپ علم و ورع کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ آپ علم کے میدان میں خوب عرق ریزی کرنے والے، خوب محنت کرنے والے اور علمی شوق رکھنے والے تھے خاص طور پر علم حدیث میں آپ کا پایہ اتنا بلند تھا کہ امام و حافظ حدیث کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے۔

والد گرامی:

آپ کے والد گرامی قدر بھی عظیم محدث تھے۔ جن کی ایک روایت ''سنن ابن ماجہ'' میں ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے آپ کے والد گرامی قدر کے بارے میں یوں لکھا ہے:

عمرو بن الضحاك بن مخلد، البصري ولد ابي عاصم النبيل ثقة، كان على قضاء الشام، من الحادية عشرة مات سنة اثنتين واربعين.

''عمرو بن ضحاک بن مخلد بصری ابی عاصم نبیل کے بیٹے ثقہ ہیں، آپ شام کے عہدہ قضا پر 11 سال تک فائز رہے آپ 242ھ میں فوت ہوئے۔''

(العسقلانی: تقریب التہذیب، حرف العین، ذکر من اسمہ عمرو: بفتح اولہ، رقم الترجمۃ 5068 جلد 1 صفحہ 737 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ ایک دوسری جگہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ذكره ابن حبان في الثقات وقال: مستقيم الحديث وكان على قضاء الشام وقال ابنه ابوبكر مات سنة اثنتين و اربعين ومائتين.

"ان کا ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے اور فرمایا وہ مضبوط احادیث والے تھے اور شام کے عہدہ قضاء پر فائز تھے۔ اور ان کے بیٹے ابوبکر (احمد بن عمرو بن ابو عاصم ضحاک بن مخلد) فرماتے ہیں آپ 242ھ میں فوت ہوئے۔"

-العسقلانی: تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث، حرف العین، من اسمه عمرو، رقم الترجمة: 2 94 5 جلد5 صفحہ9 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

دادا جان:

آپ کے دادا جان کبار محدثین اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔ ان کا اسم گرامی ابو عاصم ضحاک ہے جو النبیل کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کو النبیل ان کی ذہانت و فطانت، انوکھے مقام اور بلند عقلی کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار سیدنا امام الائمہ، سراج الامہ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیا والمحدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے جید شاگردوں میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے آپ کے جید شاگردوں کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کا نامِ نامی اسم گرامی بھی تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(السیوطی: تبییض الصحیفة فی مناقب الامام ابی حنیفة النعمان، ذکر الرواة عن الامام ابی حنیفة رحمة اللہ تعالی صفحہ 94 مطبوعہ اعزازیہ سکندری روڈ پارہوتی مردان)

آپ بڑے بڑے اماموں کے شیخ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور امام عبد بن حمید رحمہ اللہ وغیرھم جیسے کثیر امام حدیث ان کے دامن فیض سے وابستہ تھے۔

نانا جان:

امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کے نانا جان حافظ ابوسلمہ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ بھی بلند پایہ محدث تھے اور ان سے آپ کو روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فسمع من جدہ التبوذکی، ومن والدہ۔

"آپ نے اپنے نانا (حافظ ابو سلمہ موسی بن اسماعیل) التبوذکی رحمہ اللہ سے بھی سماع کیا اور اپنے والد گرامی سے بھی (سماع کیا)۔"

-الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ۔

. الامام ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ رحمہ اللہ نے بھی امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کے حافظ التبوذکی رحمہ اللہ سے روایت کرنے اور سماع کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

وذکر عنہ انہ سمع من التبوذکی کتب حماد بن سلمۃ۔

"اور آپ کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ نے (حافظ) التبوذکی رحمہ اللہ سے حماد بن سلمہ کی کتب کا سماع کیا۔"

(ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 410 ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، جلد 3 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابی نعیم الاصبہانی: کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ: 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

① حافظ ابو سلمہ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ (یہ آپ کے نانا ہیں جن کا ذکر ابھی پیچھے گزرا ہے) ② یعقوب بن حمید بن کاسب ③ ابراہیم بن الحجاج السامی۔ ④ دُحیم۔ ⑤ امام عمرو بن الضحاک بن مخلد البصری (یہ آپ کے والد گرامی قدر ہیں جن کا ذکر بھی پیچھے گزر گیا ہے۔) ⑥ شیبان بن فروخ۔ ⑦ محمد بن عبد اللہ بن نمیر ⑧ الحوطی عبد الوہاب بن نجدۃ ⑨ ارزق بن علی ⑩ محمد بن اسماعیل البخاری ⑪ ابراہیم بن محمد الشافعی ⑫ ابو عمر الحوضی ⑬ ابو الولید طیالسی ⑭ محمد بن کثیر ⑮ ابوبکر بن ابی شیبۃ ⑯ عبد الاعلی بن حماد ⑰ ہدبۃ بن خالد ⑱ کامل بن طلحۃ الجحدری ⑲ ابو کامل الجحدری ⑳ عبد اللہ بن محمد بن اسماء ㉑ ہشام بن عمار ㉒ ابن کاسب ㉓ محمد بن ابی بکر المقدمی ㉔ ابی حاتم الرازی ㉕ ہشام ㉖ عمیر بن مرزوق (رحمہم اللہ)۔

جیسے نامور علماء اور اکابر محدثین سے روایت حدیث کی ہے، اس کے علاوہ بہت سے اکابر محدثین سے بھی حدیث کا سماع کیا۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة1 3 24 ابن ابی عاصم جلد10 صفحہ4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ العاشرۃ، رقم الترجمة3 66 جلد2 صفحہ8 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمة01 4 ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل جلد3 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

تلامذہ:

آپ کے مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

① احمد بن بندار الشعار
② احمد بن معبد السمسار
③ ابو محمد بن حیان الحافظ
④ ابو احمد العسال (القاضی)
⑤ ابو عبد اللہ محمد بن احمد الکسائی
⑥ عبد الرحمن بن محمد بن سیاہ
⑦ ابنۃ ام الضحاک عاتکۃ
⑧ احمد بن جعفر بن معبد
⑨ محمد بن اسحاق بن ایوب
⑩ احمد بن محمد ابن عاصم
⑪ محمد بن معمر بن ناصح
⑫ ابوبکر القباب
⑬ ابو الشیخ

اور بہت سے اصفہانی علماء آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمة3 66 جلد2 صفحہ8 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

سفر:

علم کی تلاش وجستجو خصوصاً حدیث کی طلب کے لیے مختلف بلاد کا سفر فرمایا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

وله الرحلة الواسعة۔

"اور آپ نے بہت طویل سفر کیے۔" (الذہبی: تذکرہ الحفاظ، رقم الترجمة3 66 جلد2

صفحہ 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

امام ذہبی رحمۃ اللہ آپ کے طلب حدیث کے لیے کیے جانے والے پہلے سفر کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ کی صاجزادی عاتکہ اپنے والد گرامی سے یوں نقل کرتی ہیں:

ما كتبت الحديث حتى صار لى سبع عشرة سنةً، و ذلك انى تعبدت و انا صبى، فسألنى انسان عن حديث، فلم احفظه، فقال لى: ابن ابى عاصم لا تحفظ حديثا؟ فاستاذنت ابى، فاذن لى، فارتحلت.

''میں نے اس وقت تک کوئی حدیث نہیں لکھی جب تک میں سترہ سال کا نہیں ہو گا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ میں بچپن میں عبادت کرنے لگ گیا پھر مجھ سے کسی شخص نے حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ مجھے یاد نہیں تھی، تو اس نے مجھ سے کہا اے ابن ابی عاصم کیا تم حدیث یاد نہیں کرو گے؟ تو میں نے اپنے والد سے اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے اجازت عطا فرما دی، پھر میں نے حدیث سیکھنے کے لیے سفر شروع کر دیا۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

و كان قد طاف البلاد، قبل ذلك فى طلب الحديث، و صحب ابا تراب النخشبى.

''حصول حدیث کے لیے انہوں نے دور دراز کے اسفار فرمائے ابو تراب نخشبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔'' (ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع و ثمانین و مائتین، جلد 7 صفحہ 373 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

فقاہت:

فقہ میں ممتاز درجہ رکھتے تھے، علمائے طبقات نے فقہ میں ان کے کمال کا اعتراف کیا ہے ملاحظہ ہو۔

① ابن الاعرابی ''طبقات النساک'' میں لکھتے ہیں میں نے اس شخص سے سنا جو بیان کرتا تھا کہ:

یحفظ لشقیق البلخی الف مسالة و کان من حفاظ الحدیث والفقه.

''ابن ابی عاصم کو شقیق بلخی کے ایک ہزار مسئلے زبانی یاد تھے۔ آپ حدیث اور فقہ کے حافظ تھے۔''

(الذهبی: تذکرة الحفاظ، الطبقة العاشرة، رقم الترجمه:3 6 6 جلد 2 صفحه7 15 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحه4 46 مطبوعه دار الحدیث قاهره)

② حافظ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ:

کان فقیها.

''ابن ابی عاصم فقیہ تھے۔'' (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحه0 46 مطبوعه دار الحدیث قاهره) (ابی نعیم الاصبهانی: کتاب تاریخ اصبهان، رقم الترجمة:78 جلد1 صفحه 135 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

③ ابن مردویہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن عیسی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن محمد بن محمد المدینی البزاز سے سنا وہ فرماتے ہیں:

قدمت البصرة و احمد بن حنبل حی، فسالت عن افقههم، فقالوا:

لیس بالبصرة أفقه من احمد بن عمرو بن ابی عاصم.

''جب میں بصرہ میں آیا اور اس وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ زندہ تھے۔ پس میں نے وہاں کے سب سے بڑے فقیہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا بصرہ میں احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمہ اللہ سے بڑا فقیہ کوئی بھی نہیں ہے۔''

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمه:2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحه 462 مطبوعه دار الحدیث قاهره)

منصب قضاء:

آپ کے کمال درجے کا فقیہ ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاجزادے صالح بن احمد کے بعد اصبہان کے قاضی بھی مقرر کیے گئے اور تیرہ سال تک اور بعض کے نزدیک سولہ سال تک اس منصب پر فائز رہے۔

قال ابو الشیخ: فولی القضاء باصبھان مدۃ لا براھیم بن احمد الخطابی، ثم ولی القضاء بعد موت صالح بن احمد الی سنۃ اثنتین و ثمانین و ما ئتین... وکان قاضیا ثلاث عشرۃ سنۃ، و کثرت الشھود فی ایامہ۔

"ابو شیخ فرماتے ہیں کہ آپ ایک مدت تک ابراہیم بن احمد خطابی کے لیے اصبہان کے قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ پھر صالح بن احمد کے انتقال کے بعد 282ھ تک قاضی رہے...... آپ تیرہ سال قاضی رہے اور آپ کے زمانہ میں کثرت سے واقعات رونما ہوئے۔"

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 324 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 246 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی الشیخ: طبقات للمحدثین باصبھان، رقم الترجمۃ 401 ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، جلد 3 صفحہ 146-147 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

وقد ولی قضاء اصبھان ست عشرۃ سنۃ۔

"آپ سولہ سال تک اصبہان کے قاضی رہے۔" (الذھبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمۃ 663 جلد 2 صفحہ 158 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

ان دونوں اقوال میں تطبیق یوں دی جا سکتی ہے کہ صالح بن احمد کے انتقال کے بعد جب آپ قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے تو 282ھ تک کا عرصہ تیرہ سالہ ہوگا اور ابراہیم بن احمد خطابی کے لیے جو آپ قاضی رہے شاید وہ عرصہ تین سالہ ہوگا ان کو ملا

کر امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کی کل مدت عہدۂ قضاء بیان فرمادی جو سولہ سالہ بنتی ہوگی۔

ویسے خیر الدین الزرکلی نے صالح بن احمد کے انتقال کے بعد جو آپ عہدہ قضاء پر فائز ہوئے اس عرصہ کو یوں بیان کیا ہے جس سے مذکورہ بالا دی گئی تطبیق کی تائید بھی ہوتی ہے۔

ولی قضاء اصبھان سنة٢٦٩ـ ٢٨٢ھ

''آپ 269ھ سے لے کر 282ھ تک اصبہان کے قاضی رہے۔''

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

حفظ وثقاہت:

حدیث میں آپ کا پایہ اتنا بلند تھا کہ امام وحافظ حدیث کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے، تمام علمائے فن کو ان کے ضبط وحفظ، عدالت وثقاہت کا اعتراف ہے۔

① امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کہا ''صدوق'' تھے۔

(ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، باب حرف الالف، رقم الترجمة120 احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، قاضی اصبہان جلد2 صفحہ 23 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

② امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ابن ابی عاصم الحافظ الکبیر الامام ابوبکر احمد بن عمرو بن النبیل ابی عاصم الشیبانی الزاھد قاضی اصبھان.

''آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن ابی عاصم شیبانی ہے بہت بڑے حافظ حدیث مشہور زاہد اور شہر اصبہان کے قاضی تھے۔''

(الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمہ:3 6 6 جلد 2 صفحہ7 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

③ امام ذہبی رحمہ اللہ ''سیر اعلام النبلاء'' میں یوں لکھتے ہیں:

حافظ کبیر، امام بارع، متبع للآثار، کثیر التصانیف، قدم اصبھان علی قضائھا، ونشر بھا علمه.

''آپ بہت بڑے حافظ حدیث، امام کامل ہیں، آثار میں آپ کی پیروی کی جاتی ہے، کثیر کتب کے مصنف ہیں، اصبہان میں قاضی بن کر تشریف لائے اور وہیں پر اپنے علم کی اشاعت فرمائی۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الرجمۃ:1 3 24 ابن ابی عاصم جلد10 صفحہ0 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

④ ابوبکر بن مردویہ کہتے ہیں:

حافظ، کثیر الحدیث۔

''آپ حافظ ہیں، کثیر الحدیث ہیں۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑤ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ نے حافظ حدیث لکھا ہے۔

(ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع وثمانین ومائتین، جلد7 صفحہ 373 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

⑥ ابو العباس النسوی کہتے ہیں:

وکان ثقۃ نبیلا معمرا۔

''اور آپ ثقہ جلیل القدر اور بڑی عمر والے تھے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑦ ابو سعید بن الاعرابی اپنی کتاب ''طبقات النساک'' میں فرماتے ہیں:

وکان من حفاظ الحدیث والفقہ۔

''اور آپ حدیث اور فقہ کے حفاظ میں سے تھے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 464 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑧ خیر الدین الزرکلی نے لکھا ہے:

احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاك ابن مخلد الشیبانی ابوبکر بن ابی عاصم، ویقال لہ ابن النبیل، عالم بالحدیث۔

''احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک ابن مخلد الشیبانی، ابوبکر بن ابی عاصم آپ کو ابن النبیل بھی کہا جاتا ہے حدیث کے بہت بڑے عالم

تھے۔"

(الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمہ: 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت)

اعترافِ عظمت:

آئمہ محدثین آپ کے کمالات کے معترف تھے۔

① ابی الشیخ لکھتے ہیں:

وكان من الصيانة والعفة بمحل عجيب.

"آپ کا پاکدامنی میں اور فراست میں ایک عجیب مقام تھا۔"

(ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبهان، رقم الترجمہ:01 4 جلد3 صفحہ146-7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ0 46 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

② ابو العباس النسوی فرماتے ہیں:

احمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني، من اهل البصرة من صوفية المسجد... والنسك والامر بالمعروف والنهي عن المنكر صحب النساك، منهم: ابو تراب، وسافر معه.

"احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی بصرہ والوں میں سے، مسجد میں زیادہ وقت گزارا کرتے......اور عبادات پر عمل کرنے والے، اچھائی کا حکم اور برائی سے منع کرنے والے تھے، آپ بڑے زاہدین (صوفیاء کرام) کی صحبت میں رہے جن میں سے ایک ابوتراب ہیں اور آپ نے ان کے ساتھ سفر بھی کیا۔"

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

③ زرکلی نے لکھا ہے کہ:

زاهد رحالة من اهل البصرة.

"آپ صاحب تقوی اور (طلب حدیث کے لیے) سفر کرنے والے،

بصرہ والوں میں سے تھے۔"

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمۃ: 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

زہدوورع:

علم کے ساتھ ساتھ عمل کی دولت سے بھی سرفراز تھے، اصحاب طبقات وتراجم نے آپ کے زہدوورع اور تقویٰ کا بھی ذکر خیر کیا ہے، آپ بہت کم غذا پر گزارہ فرمالیا کرتے تھے۔

① ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

لما کان من امر العلوی بالبصرۃ ما کان ذھبت کتبی فلم یبق منھاشی فاعدت من ظھر قلبی خمسین الف حدیث کتب اموالی و کان بقال فکنت اکتب بضوء سراجہ فتذکرت بعد ذلک فی نفسی انی لم استاذن صاحب السراج فذھبت الی البحر فغسلتہ ثم اعدتہ ثانیا۔

"جب بصرہ میں فتنہ اٹھا تو جتنی میری کتابیں تھیں سب ضائع ہوگئیں ان میں سے کچھ بھی نہ بچا تو میں نے صرف اپنی یادداشت سے پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لیں اور میں ایک سبزی فروش کے چراغ کی روشنی میں احادیث لکھا کرتا تھا بعد میں جب مجھے خیال آیا کہ میں نے تو (روشنی میں احادیث لکھنے کے لیے) چراغ والے سے اجازت ہی نہیں مانگی تھی۔ پس میں دریا کی طرف گیا وہاں غسل کیا اور احادیث کا مجموعہ دوبارہ لکھا۔"

(ابی الشیخ، طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ:401 جلد3 صفحہ714 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:3 24 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ2 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

اس واقعہ سے آپ کے خداداد حافظے کے علاوہ انتہادرجے کا متقی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے منکرین حدیث اور اسی قبیل کے دیگر لوگوں کو اس واقع پر غور کرنا چاہیے کہ جو

محدث پچاس ہزار حدیثیں لکھ لے اور صرف خیال آئے کہ میں نے جس کی روشنی میں یہ احادیث کا مجموعہ تحریر کیا ہے اس سے اجازت نہیں لی اور پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ تحریر کرتا ہے وہ حدیث کو کسی راوی سے لکھنے کے لیے کس درجے کا اہتمام کرتا ہوگا؟ لہذا اپنے عقلی ڈھگوسلے چھوڑنے سے گریز کیا جائے۔

آپ کے زہد و ورع اور تقوی کا آپ عالم دیکھ چکے اللہ اکبر یہ لوگ علم و حفظ کے ساتھ ساتھ زہد و ورع اور تقوی کے بھی کوہ ہمالیہ تھے۔ آپ بہت کم کھایا کرتے تھے۔

② ابن عبد کو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عاتکہ نے کہ میں نے اپنے والد گرامی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

خرجت الی مکة من الکوفة. فاکلت اکلة بالکوفة. والثانیة بمکة.

"میں کوفہ سے مکہ (معظمہ) کی طرف نکلا تو میں نے پہلا کھانا کوفہ میں کھایا اور دوسرا مکہ (معظمہ) میں۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ اس کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **اسنادھا صحیح۔**

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تحصیل علوم:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وکان ابن ابی عاصم مجوداً للقراءة و کان یقول: انا اقدم نافعا فی القراءة. وکان یقول: ما بقی احد قرا علی روح بن عبد المومن غیری.

"ابن ابی عاصم تجوید سے قراءت کرنے والے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ قراءت سے نفع اٹھانے والا سب سے بڑھ کر میں ہوں اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے علاوہ کوئی ایسا نہیں (اب) بچا جس نے روح بن عبد المومن کے سامنے قراءت کی ہو۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد: 10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

آپ نے حماد بن سلمہ کی کتابوں کا سماع اپنے نانا حافظ ابو سلمہ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ سے کیا۔ (ابي الشيخ: طبقات المحدثين باصبهان، رقم الترجمة:401 جلد3 صفحه 146 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الذهبی: سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحه 464 مطبوعه دار الحديث قاهره)

مذہب و مسلک:

امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ مسلکا اہلسنت و جماعت تھے۔ ابو العباس النسوی آپ کے بارے فرماتے ہیں کہ: من اهلسنة "آپ اہلسنت میں سے تھے۔"

(الذهبی: سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحه 460 مطبوعه دارالحديث قاهره)

آپ بڑے متبع سنت تھے اور مبتدعین کو سخت ناپسند کرتے تھے فرمایا کرتے تھے:

لا احب ان يحضر مجلسی مبتدع، ولا مدع، ولا طعان، ولا لعان، ولا فاحش، ولا بذی، ولا منحرف عن الشافعی، واصحاب الحديث۔

"مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میری مجلس میں کوئی مبتدع، مفتری، فحش گو، لعن وطعن کرنے والا، امام شافعی سے منحرف اور محدثین سے منحرف و بیزار کوئی شخص شریک ہو۔" (ابن كثير، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مائتين، جلد7 صفحه 373 مطبوعه المكتبة التوفيقية للتراث قاهره)

آپ کے اس فرمان سے ظاہر ہوا آپ شافعی المذہب تھے ورنہ آپ کا شافعیت کی طرف جھکاؤ تو ضرور تھا۔

ابو نعیم اور بعض دوسرے علماء طبقات نے آپ کو "ظاہری المذہب" بتایا ہے۔ لیکن امام ذہبی رحمہ اللہ آپ کے ظاہری المذہب ہونے کے بارے ابو نعیم کے قول کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی هذا نظر، فانه صنّف كتابا علی داود الظاهری اربعين خبرا

بابتة. مما نفى داود صحتها۔

''اور اس میں نظر ہے (اختلاف ہے) کیونکہ آپ نے داوٗد ظاہری (کے رد) پر ایک کتاب لکھی جس میں چالیس خبریں صحیح اور ثابت درج فرمائیں جن کی صحت پر داوٗد ظاہری نے نفی کی تھی۔''

(الذھبی: سیر اعلام النبلا، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم جلد:10 صفحہ461 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں ممکن ہے وہ ظاہری رہے ہوں لیکن بعد میں انہوں نے اس نظریے سے رجوع فرمالیا ہوگا۔

قوت حافظہ:

آپ کا حافظہ غضب کا تھا بطور مثال صرف ایک بات نقل کرتا ہوں امام ذہبی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں ملاحظہ ہو:

ذهبت كتبه بالبصرة في فتنة الزنج فاعاد من حفظه خمسين الف حديث۔

''بصرہ میں زنگیوں کے فتنہ میں ان کی تمام کتابیں ضائع ہوگئیں تھیں اور انہوں نے اپنی قوی یادداشت (حافظہ) کے باعث پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لی تھیں۔'' (الذھبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمہ: 663 جلد 2 صفحہ 158 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

شغفِ حدیث اور موت سے بے خوفی:

آپ کی حدیث پڑھنے پڑھانے میں شغف، رغبت، فنائیت اور موت سے بے خوفی کا کیا عالم تھا ایک روایت سے نمونہ پیش خدمت ہے:

ابو العباس النسوی کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن خفیف سے اور وہ کہتے ہیں میں نے سنا حکیمی سے کہتے ہوئے کہ:

ذكروا عند ليلى الديلمي ان ابابكر بن ابي عاصم ناصبي، فبعث

والكتاب في يده. فقال: امرني ان احمل اليه راسك. فنام على قفاه، ووضع الكتاب الذي كان في يده على وجهه. وقال: افعل ماشئت. فلحقه انسان، وقال لا تفعل، فان الامير قد نهاك. فقام ابوبكر واخذ الجزء، ورجع الى الحديث الذي قطعه. فتعجب الناس.

"کچھ لوگوں نے لیلی دیلمی سے کہا کہ بے شک ابوبکر بن ابی عاصم ناصبی ہے تو انہوں نے اپنے غلام کو تلوار اور تھیلا دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا سر اتار کر لے آؤ غلام آیا اس وقت ابوبکر (بن ابی عاصم) حدیث پڑھ رہے تھے اور کتاب ان کے ہاتھ میں تھی تو اس غلام نے کہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کا سر اتار کر لیلی دیلمی کے پاس لے جاؤں تو آپ نے اپنی گردن جھکا دی اور اس کتاب کو جو آپ کے ہاتھ میں تھی اسے چہرے پر رکھ لیا اور فرمایا: جیسا تم چاہتے ہو کر لو تو ایک آدمی پیچھے سے آیا اور بولا ایسا نہ کرنا کیونکہ امیر نے تمہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے۔ (شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ امیر کو آپ کے ناصبی نہ ہونے کی اطلاع ہوگئی ہوگی) ابوبکر (بن ابی عاصم) کھڑے ہوئے اور کتاب کو پکڑا اور اسی حدیث کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جسے انہوں نے چھوڑا تھا تو اس پر (وہاں موجود) لوگ بہت متعجب ہو گئے۔"

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

تصانیف:

آپ کثیر التصانیف تھے۔ زنگیوں کی شورش کے زمانہ میں آپ کی تصانیف ضائع ہو گئیں۔ اور انہوں نے اپنی قوی یادداشت کے باعث پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لیں دیگر کتب کے ساتھ ساتھ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان کی بہت سی کتب ہمارے ہاتھ آ گئی تھیں۔ آپ نے مفید اور نافع کتب تصنیف کیں۔ زرکلی نے کہا آپ

نے تین سو کتب تصنیف کیں۔(الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمۃ:663جلد2صفحہ158مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمۃ: 206جلد1صفحہ189مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت)

آپ کی کتب کے اسماء درج ذیل ہیں:

① المسند الکبیر ② الآحاد والمثانی
③ کتاب السنۃ ④ کتاب الدیات
⑤ کتاب الاوائل ⑥ الرد علی داؤد الظاھری
⑦ فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمہ 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت، لبنان)

اب آپ کی کچھ تصانیف کا مختصرا تعارف اوران کے بارے علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

1-المسند الکبیر:

یہ ضخیم اور اہم مسند پچاس ہزار حدیثوں پر مشتمل ہے۔دیگر کے علاوہ امام ذہبی رحمۃ اللہ نے بھی اپنی ''سیر اعلام النبلاء'' میں آپ کی اس مسند کا ذکر کیا ہے۔

(الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمۃ 206 جلد1 صفحہ 189 مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 0 6 4 مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ)

2-الآحاد والمثانی:

زرکلی کہتے ہیں آپ کی یہ کتاب بیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔

(الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمۃ: 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت.

3-کتاب السنۃ:

یہ مسئلہ صفات کے متعلق احادیث کا ایک اہم مجموعہ ہے اس کی تالیف کا اندازہ علمائے سلف کی کتابوں کے مطابق ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فن حدیث میں آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک کتاب السنۃ بعنوان احادیث الصفات علی طریق السلف بھی ہے۔"

(ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع و ثمانین و مائتین، جلد 7 صفحہ 73 3 مطبوعہ للمکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاھرہ)

4-کتاب الدیات:

دیت و قصاص کے متعلق روایات کا یہ مجموعہ 1323ھ میں مصر سے شائع ہوا تھا۔

5-الرد علی داؤد الظاہری:

نام سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد ظاہری کے رد میں ہے اس کتاب کی طرف امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 1 3 24 جلد 10 صفحہ 46 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

مستجاب الدعوات ہونا:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كان هو واثنان من كبار الصالحين في سفر، فنزلوا على رمل ابيض، فجعل ابو بكر هذا يقبله بيده ويقول: اللهم ارزقنا خبيصًا، يكون غداء يومًا على لون هذا الرمل فلم يكن باسرع من ان اقبل اعرابي وبيده قصعة فيها خبيص بلون ذلك الرمل في بياضه. فاكلوا منه رحمه الله۔

"ایک مرتبہ آپ اور صالحین میں سے دو بزرگ (آپ کے ساتھ) سفر کر رہے تھے کہ ایک سفید ٹیلے پر ان کا گزر ہوا تو ابو بکر (بن ابی عاصم) اپنے ہاتھ سے اس ریت کو چومنے لگے اور کہنے لگے اے اللہ! ہمیں آج حلوہ عطا

فرما جو اس ریت کے رنگ کی طرح ہو۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک دیہاتی آیا جس کے ہاتھ میں برتن تھا جس میں اس سفید ریت کے رنگ کی طرح کا حلوہ تھا۔ انہوں نے اسے کھایا اللہ تعالی ان پر رحمت فرمائے۔"

(ابن کثیر، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين ومائتين، جلد 7 صفحہ 73 3 مطبوعہ للمکتبة التوفیقیة للتراث قاہرہ) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 3 24 ابن ابی عاصم، جلد: 10 صفحہ 3 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی الشیخ طبقات للمحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 0 4 جلد 3 صفحہ 14 8-7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ: "وہ تین یہ تھے عثمان بن صخر الزاہد، ابوتراب اور احمد بن عمرو (بن ابی عاصم) اور یہی تھے جنہوں نے دعا کی تھی۔" (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 401 جلد 3 صفحہ 148 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

صوفیاء کرام کے بارے میں مسلک و مشرب:

آپ کو تصوف اور صوفیاء کرام سے بھی خصوصی تعلق تھا، اور بزرگان دین کی خدمت میں استفادہ و اصلاح کے لیے جاتے تھے۔ آپ کو عظیم صوفی بزرگ ابوتراب نخشبی سے خاص تعلق تھا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وصحب أباتراب النخشبي وغيره من مشائخ الصوفية۔

"صوفیاء میں سے ابوتراب نخشبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔"

(ابن کثیر: البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مائتين، جلد 7 صفحہ 73 3 مطبوعہ المکتبة التوفیقیة للتراث قاہرہ)

ابی نعیم اصبہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ ابوتراب کے استاد عثمان بن صخر الزاہد کی صحبت میں رہے اور ابوتراب کی صحبت میں بھی رہے۔ (ابي نعيم الاصبهاني: كتاب تاريخ اصبهان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

صوفیاء کرام کی شطحیات کے متعلق آپ کا مسلک و مشرب یوں واضح ہوتا ہے کہ جب آپ عہدہ قضاء پر فائز ہوئے تو صوفیاء کرام کے مسائل کے بارے میں جب آپ سے پوچھا جاتا تو فرماتے:

القضاء والدنیۃ والکلام فی علم الصوفیۃ محال۔

''صوفیاء کرام کے علم کے بارے میں فیصلہ کرنا، رائے دینا اور کلام کرنا محال ہے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

خدمتِ حدیث:

خدمت حدیث میں آپ کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست ہے۔ اس کی کچھ جھلک آپ نے تصانیف کے تعارف میں ملاحظہ کی 282ھ میں منصب قضاء سے علیحدہ ہوجانے کے بعد بھی آپ تا وصال حدیثیں سنتے سناتے رہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

ثم بقی یحدث ویسمع منہ الی ان توفی۔

''پھر آپ حدیثیں سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 2 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی الشیخ، طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 01 4 جلد 3 صفحہ 7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

وصال باکمال:

جمہور کے قول کے مطابق امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کا وصال باکمال 5 ربیع الثانی 287ھ میں ہوا۔ ابن مردویہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن اسحاق سے سنا وہ کہتے ہیں کہ:

مات احمد بن عمرو سنۃ سبع وثمانین، لیلۃ الثلاثاء، لخمس خلون من ربیع الآخر۔

"احمد بن عمرو (بن ابی عاصم) کا وصال 287ھ منگل کی رات ربیع الثانی کے پانچ دن گزرنے کے بعد ہوا۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

جنازہ:

آپ کا جنازہ آپ کے صاجزادے نے پڑھایا۔ جنازے میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ ابی نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ:

توفی سنۃ سبع و ثمانین و مائتین وصلی علیہ ابنہ الحکم بن احمد۔

"287ھ میں آپ کا وصال ہوا، آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاجزادے حکم بن احمد نے پڑھائی۔" (ابی نعیم الاصبہانی، کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 464 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

ابی الشیخ کہتے ہیں کہ:

حضرت جنازۃ ابی بکر، و شھدھا مائتا الف من بین راکب و راجل، ما عدا رجلا کان یتولی القضاء، فحرم شھود جنازتہ، و کان یری رای جھم۔

"میں ابوبکر کے جنازہ میں حاضر تھا۔ آپ کے جنازے میں دو لاکھ افراد پیدل اور سوار شریک تھے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تدفین:

ابی نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق ابن موسی ابن مہران المہر انی الاصبہانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ:

ودُفن بمقبرۃ دوشاباذ۔

''اور آپ کو دوشاباذ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔'' (ابی نعیم الاصبہانی، کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

قُربِ خداوندی:

ابوعبداللہ کسائی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ:

کانه کان جالسا فی مسجد الجامع عند الباب وهو یصلی من قعود فدنوت منه فسلمت علیه فرد علی فقلت له انت احمد بن عمرو قال: نعم قلت: ما فعل الله بك؟ قال: ونسنی ربی قلت: یؤنسك ربك؟ قال: نعم فشهقت شهقة وانتبهت۔

''وہ جامع مسجد میں دروازے کے پاس بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں میں نے قریب ہوکر انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا میں نے کہا آپ احمد بن عمرو ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ فرمایا مجھ سے میرے رب نے موانست کا معاملہ فرمایا: میں نے عرض کیا آپ کے رب نے آپ سے موانست فرمائی؟ فرمایا ہاں تو میری چیخ نکل گئی اور میں بیدار ہوگیا۔''

(ابی الشیخ طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمہ 01 4 جلد 3 صفحہ 7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع و ثمانین وما تتین، جلد 7 صفحہ 73 3 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

مرویات:

آپ نے کئی لاکھ احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند وہ مرویات درج ذیل ہیں جو طبقات وتراجم اور اسماء الرجال کی کتب میں بطور مثال موجود ہیں:

اول: حدثنا القاضی ابواحمد، حدثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم،

حدثنا الازرق بن علی ابو الجهم، حدثنا حسان بن ابراهیم الکرمانی، حدثنا خالد بن سعید المدنی، عن ابی حازم، عن سهل، قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

"ان لکل عمل سناما، و سناما القرآن البقرۃ، من قراها فی بیته لیلا لم یدخل الشیطان بیته ثلاث لیال، ومن قراها فی بیته نهارا لم یدخل الشیطان بیته ثلاثة ایام"۔

''حضرت سہل (بن سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورہ بقرہ ہے۔ جو شخص رات کو اپنے گھر میں اس کی تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین رات تک شیطان داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور جو شخص اپنے گھر میں دن کو اس کی تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین دن تک شیطان داخل نہیں ہو سکے گا۔''

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمه 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحه 465 مطبوعه دار الحدیث قاهره) (ابی نعیم: کتاب تاریخ اصبهان، رقم الترجمة 78، جلد1 صفحه 5 13 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) یہ روایت درج ذیل حدیث کی کتب میں بھی موجود ہیں: (ابن حبان: الصحیح، باب قراءة القرآن، ذکر تمثیل النبی صلی الله علیه وسلم سورة البقرة من القرآن بالسنام من البعیر، جلد3 صفحه 9 5 الرقم 780 مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان الهیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب التفسیر، سورة البقرة، الرقم: 1727 صفحه 27 4 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابی یعلی: المسند، حدیث سهل بن سعد الساعدی، الرقم 4 5 75 صفحه 73 13 - 72 13 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان)

دوم: اخبرنا بلال الحبشی، اخبرنا ابن رواج، اخبرنا السلفی، اخبرنا محمد و احمد، ابنا ابی القاسم السوذرجانی، اخبرنا علی بن میلة الفرضی املاء، حدثنا ابو علی احمد بن محمد بن عاصم، حدثنا ابوبکر بن ابی عاصم، حدثنا المقدمی، حدثنا عبد ربه الحنفی، حدثنا سماك الحنفی، سمعت ابن عباس یقول قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"یاعائشة! من کان له فرطان من امتی دخل الجنة قالت: یانبی الله! فمن کان له فرط؟ قال: ومن کان له فرط یاموفقة، قالت: یانبی الله! فمن لم یکن له فرط من امتك؟ قال: انا فرط امتی، لم یصابوا بمثلی۔

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوارشاد فرماتے ہوئے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! میری امت میں سے جس شخص کے دو (کم سن فوت شدہ بچے) پیش رو ہو گئے، وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس شخص کا ایک (کم سن فوت شدہ بچہ) پیش رو ہو؟ فرمایا: اے صاحبۂ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی (جنت میں) لے جائے گا۔ عرض کیا آپ کے امتی جس کا کوئی پیش رو نہ ہو فرمایا: جس کا کوئی پیش رو نہیں ہوگا اس کا میں ذریعہ نجات ہوں گا۔ کیونکہ میری امت کو میری جدائی سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 5 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) یہ روایت مندرجہ ذیل کتب حدیث میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے: (الترمذی الجامع الصحیح ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، الرقم 2 106 صفحہ 7 3 3 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، الرقم 098 3 صفحہ 239-0 24 مسند اهل البیت رضوان الله علیهم اجمعین مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو یعلی: المسند، مسند ابن عباس، الرقم 3 275 صفحہ 66 5 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان)

سوم: حدثنا احمد بن جعفر بن معبد ثنا ابوبکر بن ابی عاصم ثنا عقبة بن مکرم ثنا هانی بن یحیی ثنا شعبة عن ابی اسحاق سمعت البراء بن عازب یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

مربوعًا.

''حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد مبارک والے تھے۔'' (ابی نعیم الاصبھانی: کتاب تاریخ اصبھان، رقم الترجمة 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

چهارم: اخبرنا اسحاق بن طارق، اخبرنا یوسف بن خلیل، اخبرنا ناصر بن محمد، اخبرنا جعفر بن عبد الواحد، اخبرنا ابو طاهر محمد بن احمد الکتاب، اخبرنا عبد الله بن محمد ابو الشیخ بقراءة ابی، حدثنا ابوبکر بن ابی عاصم، حدثنا عمرو بن مرزوق، عن عمران القطان، عن قتادة، عن زُراة، عن سعد بن هشام، عن عائشة، قالت:

"ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل یقال له شهاب، فقال النبی صلی الله علیه وسلم۔ انت هشام۔" اسناده جید۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا جس کو شہاب کہا جاتا تھا (آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے) فرمایا تو ہشام ہے۔'' اس کی اسناد جید ہیں۔''

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمه 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 466 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

پنجم: حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن سیاه ثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم ثنا هدبة ثنا ابان بن یزید عن یحیی بن ابی کثیر قال بلغنی ان القرآن یرفع یوم القیامة غیر سورة یوسف و سورة مریم یتکلم بها اهل الجنة۔

''یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے قیامت کے دن قرآن اٹھا لیا جائے گا سوائے سورۃ یوسف اور سورۃ مریم کے اہل جنت ان کی تلاوت

کیا کریں گے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 465 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی نعیم الاصبہانی، کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 136 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

ششم: حدثنا محمد بن اسحاق بن ایوب ثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم ثنا نصر بن علی ثنا نوح بن قیس عن عبداللہ بن عمران الطاحی عن عاصم الاحول عن عبداللہ سرجس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

السَّمْتُ الحسن والتُّؤدة والاقتصاد جُزْءٌ من اربعة وعشرين جزء من النبوة۔

"عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اچھی ہیئت، میانہ رو اور سنجیدگی نبوت کے اجزاء میں سے چوبیسواں حصہ ہے۔"

(ابی نعیم الاصبہانی کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

خادم مسلک اہلسنت
محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

مقدمہ

اخبرنا الامام الحافظ مسند الوقت ابو الحجاج یوسف بن خلیل بن عبداللہ الدمشقی، سماعا علیہ بحلب، قال: اخبرنی الاشیاخ ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن محمد الطرسوسی، و محمد بن احمد ابن نصر الصیدلانی، وابو عبد اللہ محمد بن ابی زید ابن حمد الکرانی۔ (ح)

و قرات علی ابی الفتح عمر بن یعقوب بن عثمان الاربلی، عن ابی جعفر الصیدلانی، قالوا: اخبرنا ابو منصور محمد بن اسماعیل بن محمد الصیرفی، قال: اخبرنا ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان۔ (ح) قال الصیدلانی: واخبرنا ابوعدنان محمد بن احمد بن المطھر بن ابی نزار قراءۃ علیہ، قال اخبرنا ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن علی الذکوانی۔ قال ابن شاذان والذکوانی: اخبرنا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک القباب، و اخبرنا ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل قال:

''ہمیں امام حافظ مسند الوقت ابو الحجاج یوسف بن خلیل بن عبداللہ دمشقی نے، اور آپ سے یہ سماع حلب کے مقام پر ہوا، فرمایا: مجھے خبر دی شیوخ ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن محمد طرسوسی، اور محمد بن احمد بن نصر صیدلانی، اور ابوعبداللہ محمد بن ابی زید بن حمد الکرانی نے اور میں نے پڑھا ابوالفتح عمر بن یعقوب بن عثمان اربلی پر وہ روایت کرتے ہیں ابوجعفر صیدلانی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن اسماعیل بن محمد صیرفی نے فرماتے ہیں

ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان نے، صیدلانی فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعدنان محمد بن احمد بن مطہر بن ابی نزار نے آپ پر قراءت کرتے ہوئے فرمایا ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن علی زکوانی نے۔ ابن شاذان اور زکوانی کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک القباب نے وہ کہتے ہیں نیز ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل نے فرمایا:"

باب 1: ذکر قولهم للنبی صلی الله علیه وسلم کیف الصلاة علیك وتعلیمه لهم الصلاة علیه کلما ذکر

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرنے کے بیان میں کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں اور آپ کا انہیں درود کی تعلیم دینا جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے۔"

حدیث نمبر: 1

حدثنا ابوبكر بن ابی شیبة، حدثنا محمد بن بشر، عن مجمع بن یحیی، عن عثمان ابن موهب، عن موسى بن طلحة، عن ابیه، قال: قلنا یارسول الله قد علمنا السلام علیك، فکیف الصلاة علیك؟ قال قولوا:

اللهم صل علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم و آل ابراهیم انك حمید مجید، وبارك علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انك حمید مجید.

ترجمہ: "حضرت سیدنا موسی بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو جان لیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللهم صل علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم و آل ابراهیم انك حمید مجید، وبارك علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم و

على آل ابراهيم انك حميد مجيد۔ ”اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا اور بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اور حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔“

(احمد بن حنبل، المسند، مسند ابی محمد طلحلة بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 96 13 صفحہ119 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نوع آخر، رقم الحدیث1291 صفحہ0 26 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1214 صفحہ74- 75 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف ھی، جلد2 صفحہ91 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البزار: المسند، مسند طلحۃ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 2 94 جلد 3 صفحہ7 15 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 2

حدثنا الحسن بن على الحلوانى، قال حدثنا سليمان بن ايوب بن سليمان بن عيسى بن موسى بن طلحة بن عبيد الله، قال حدثنا ابى عن جدى سليمان، عن موسى بن طلحة، عن ابيه طلحة، قال: قلت للنبى صلى الله عليه وسلم: هذا التشهد قد عرفناه، فكيف الصلاة عليك؟ فقال لى: قل:

اللهم صل على محمد كما صليت و باركت على ابراهيم و آل ابراهيم إِنَّكَ حميدٌ مجيدٌ، و بارِك على محمَّدٍ و على آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على إبراهيم إِنَّكَ حميدٌ مجيدٌ.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اس تشہد کو (یعنی بصورت تشہد سلام عرض کرنا) تو ہم پہچان چکے، تو آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تم یوں کہا کرو: اللھم صلی علی محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، و بارِك علی محمَّدٍ و علی آلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی إبراھیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔

"اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود اور برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر (درود اور برکت) نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگ و برتر ہے۔"

حدیث نمبر: 3

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا داود بن عبداللہ بن ابی الکرام حدثنا مالك، عن نعیم بن عبداللہ المجمر بن محمد بن عبداللہ بن زید الانصاری، اخبرہ عن ابی مسعود الانصاری، انه قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و نحن فی مجلس سعد بن عبادة، فقال له بشیر: امرنا اللہ عزوجل ان نصلی علیك یا رسول اللہ، فکیف نصلی علیك؟ قال فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسله، ثم قال قولوا:

اللھُمَّ صلِّ علی محمَّدٍ و علی آلِ محمَّدٍ کما صلَّیت علی ابراھیم و علی آلِ ابراھیم، و بارك علی محمَّدٍ کما صلَّیت و بارکت علی ابراھیم، و آلِ ابراھیم فی العالمین إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، والسلامُ کما قد عَلِمت.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، پس حضرت سیدنا بشیر (بن سعد) رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے (ہمیں بتائیے) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود پاک بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھمَّ صلِّ علی محمَّدٍ وعلی آلِ محمَّدٍ کما صلَّیتَ علی ابراھیم و علی آلِ ابراھیم، و بارك علی محمَّدٍ کما صلَّیت و بارکت علی ابراھیم، و آلِ ابراھیم فی العالمین إنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، والسلامُ کما قد عَلِمتَ. ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر تمام جہانوں میں درود (بصورت رحمت) اور برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔''

اور سلام پڑھنے کا طریقہ تم پہلے جان چکے ہو۔

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 907 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 3220 صفحہ 954-955 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (مالک: الموطا کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 67 صفحہ 100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب التفسیر سورۃ

الاحزاب، باب قوله تعالى ان الله و ملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنو صلوا عليه، رقم الحديث9 113 5 جلد10 صفحه 226 مطبوعه موسسة الرسالة بيروت) (ابو داود، السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 980 صفحه 205 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن، كتاب الصلاة (كتاب السهو)، باب الامر بالصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 1286 صفحه9 25 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (الدارمى: المسند، كتاب الاذان، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 3 4 13 جلد1 صفحه6 35 مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى) (ابن حبان: الصحيح، كتاب الصلاة، باب ذكر الامر بنوع ثان من الصلاة على للمصطفى صلى الله عليه وسلم الخ، رقم الحديث 5 196 صفحه 04 6 مطبوعه دار المعرفة بيروت، لبنان) (الهيثمى: موارد الظمان الى زوائد ابن حبان، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 15 5 صفحه8 13 مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان) (البيهقى: شعب الايمان، باب فى تعظيم النبى صلى الله عليه وسلم واجلاله و توقيره، رقم الحديث7 4 15 جلد2 صفحه207 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن كثير، تفسير القرآن العظيم للعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث: 415 5 جلد5 صفحه211 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (القزوينى: التدوين فى اخبار قزوين، حرف الحائ فى الاباء، جلد122 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:63 صفحه9 5 مطبوعه للكتب الاسلامى، بيروت)

حدیث نمبر:4

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثنا عبدالله بن نافع، عن مالك، عن نعيم بن عبدالله ابن المجمر بن محمد بن عبدالله بن زيد، اخبره ابي مسعود الانصاري، انه قال: اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكره وقال: بشير بن سعد.

ترجمہ: "نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہیں خبر دی ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت مروی ہے) جس میں سائل کا نام بشیر بن سعد ہے۔"

حدیث نمبر:5

حدثنا عبدالله بن یحیی بن خالد البرمکی، حدثنا معن بن عیسی، حدثنا مالك مثله۔

ترجمہ: ''ہمیں بیان کیا عبداللہ بن یحیی بن خالد البرمکی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا معن بن عیسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے اسی طرح بیان کیا۔''

حدیث نمبر:6

حدثنا محمد بن عبدالله بن بزیغ، حدثنا زیاد بن عبدالله البکائی، حدثنا محمد بن اسحاق التیمی، عن محمد بن عبدالله بن زید، عن ابی مسعود عقبة بن عمرو، ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فجلس بین یدیه، فقال یا رسول الله! السلام علیك قد عرفناه، فالصلاة علیك فاخبرناها، فصمت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی وددنا انه لم یکن سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا صلیتم علی فقولوا: اللھُمَّ صلِّ علی محمَّدٍ النبیِّ الاُمِّی، کما صلَّیتَ علی ابراهیم و آل ابراهیم، و بارك علی محمد النبی الامی، کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم، اِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام کا بھیجنا تو ہم نے جان لیا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجنا ہے؟ اس کی خبر ارشاد فرما دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے حتی کہ ہم نے

چاہا کہ کاش یہ سوال رسول اللہ ﷺ سے نہ کیا جاتا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یوں کہو: اللهُمَّ صلِّ على محمَّدٍ النبيَّ الاُمِّي، كما صلَّيتَ على ابراهيم و آل ابراهيم، و بارك على محمد النبي الامي، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم، إنَّكَ حميدٌ مجيدٌ۔ اے اللہ حضرت محمد نبی امی ﷺ پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، اور حضرت محمد نبی امی ﷺ پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(الدارقطنی:السنن، کتاب الصلاة، باب ذکر وجوب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی التشهد و اختلاف الروایات فی ذلك، رقم الحدیث 23 13 صفحه2 23 مطبوعه للمکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب ذکر البیان بان النبی صلی الله علیه وسلم وانما سئل عن الصلاة علیه فی الصلاة عندذکرهم ایاه فی التشهد، رقم الحدیث9 195 صفحه602-03 6 مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب الصلاة التطوع والامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد2 صفحه91 3 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی التشهد، جلد2 صفحه 6 14 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الصلاة، باب التامین، رقم الحدیث 16 10 جلد1 صفحه 76 3 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث98 6 جلد17 صفحه1 25 مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث9 5 صفحه55-6 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر:7

حدثنا ابوبكر ابي شيبة، حدثنا احمد بن عبدالله، حدثنا زهير، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثني محمد بن ابراهيم، عن محمد بن عبدالله بن زيد، عن عقبة ابن عمرو، فذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

ولیس یقول النبی الامی غیر ابن اسحاق.

ترجمہ: ''عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کو ذکر کیا ہے اور ''النبی الامی'' الفاظ کو ابن اسحاق کے سوا کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔''

حدیث نمبر:8

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، قال: حدثنا داود بن عبدالله، قال: اخبرنی مالك بن انس، عن عبدالله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن عمرو بن سلیم، قال: اخبرنی ابو حمید الساعدی، انهم قالوا: یارسول الله! کیف الصلاة علیك؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا:

اللهم صَلِّ علی محمَّد النبی وازواجه و ذریته، کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللهم صَلِّ علی محمَّد النبی وازواجه و ذریته، کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔ ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تیرے نبی ہیں ان پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر اور اولاد پر درود بھیج، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو

نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(البخاری: الصحیح ، کتاب احادیث الانبیا، باب یزفون النسلان فی المشی، رقم الحدیث 3369 صفحہ 566، کتاب الدعوات، باب ہل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ، رقم الحدیث 6360 صفحہ 1105 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 911 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 979 صفحہ 205 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ، (ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 905 صفحہ 157 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:1218۔ جلد 2 صفحہ 76 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 137-138 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث من کتاب الدعا، الفصل الثالث فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7124 جلد 4 صفحہ 348 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 386 صفحہ 135-136 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 4745 جلد 5 صفحہ 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (مالک: الموطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب ما جاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 66 صفحہ 99-100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 1549 جلد 2 صفحہ 208 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم، الحدیث 70 صفحہ 64 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر: 9

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا عبداللہ بن نافع، عن مالک بن انس، عن عبداللہ بن ابی بکر، عن ابیہ، عن عمرو بن سلیم الزرقی، قال اخبرنا ابو حمید، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ۔

قال ابوبکر: ولا اعلمہ یقول ازواجہ وذریتہ الا فی ھذا الخبر۔

ترجمہ: ''عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو حمید رضی اللہ عنہ نے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح (محدث) ابو بکر کہتے ہیں کہ ''ازواجه و ذریته'' کے الفاظ میرے علم میں صرف اسی روایت میں ہیں۔''

حدیث نمبر: 10

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة، حدثنا هشیم، حدثنا یزید بن ابی زیاد، حدثنا عبد الرحمن بن ابی لیلی، عن کعب بن عجرة، قال: لما نزلت: (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) (الاحزاب: 56) قلنا: یا رسول الله! قد علمنا السلام علیك، فكیف الصلاة علیك؟ قال: قولوا:

اللهم اجعل صلواتك و بركاتك على محمد و على آل محمد، كما جعلتها على ابراهيم و آل ابراهيم، انك حميد مجيد، و بارك على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم، انك حميد مجيد.

قال یزید: و كان ابن ابی لیلی یقول: و علینا معهم.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ (آیت) نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔'' (کنز الایمان) ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے، درود کس طرح بھیجا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھم اجعل صلواتک و برکاتک علی محمد و علی آل محمد، کما

جعلتها علی ابراھیم و آل ابراھیم، انک حمید مجید، و بارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم، انک حمید مجید۔ ”اے اللہ! درود اور برکات نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، جیسے تو نے درود اور برکات نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔

راوی حدیث یزید کہتے ہیں امام ابن ابی لیلی وعلینا معھم (ان کے ساتھ ہم پر بھی) کے کلمات کا اضافہ کیا کرتے تھے۔“

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 3 1813 صفحہ 1280 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث 71 2 جلد 19 صفحہ 125 رقم الحدیث 7 8 2 جلد 19 صفحہ 1 13 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابی نعیم: حلیة الاولیا و طبقات الاصفیاء، رقم الترجمة: 285 عبد الرحمن بن ابی لیلی، جلد 3 صفحہ 98 4 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی عوانة: المسند، کتاب الصلاة، باب ایجاب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام وعلی عباد اللہ الصالحین فی التشھد ثوابہ، رقم الحدیث: 6 5 15 جلد 1 صفحہ 12 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 71 4 5 جلد 5 صفحہ 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الجھضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7 5 صفحہ 53-4 5 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، المحمدون حرف الالف فی آبائھم، جلد 1 صفحہ 0 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 11

حدثنا ابراھیم بن حجاج، حدثنا حماد بن سلمة، عن قیس بن سعد، عن الحکم ابن عتیبة، عن عبد الرحمن بن ابی لیلی، عن کعب

بن عجرة، ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا: یارسول الله قد علمنا السلام علیك، فکیف الصلاة علیك؟ قال: قولوا: اللھم صل علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم انك حمید مجید۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر سلام پڑھنا تو جان چکے ہیں تو اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا یوں کہا کرو: اللھم صل علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم انك حمید مجید۔

''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر درود بھیج، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4797 صفحه 844 مطبو دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن کتاب الصلاة کتاب السھو باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1289-1288 صفحه 925 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: للصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد 2 صفحه 390 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 18105 صفحه 1278 مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (ابوب الوتر)، باب ماجاء فی صفة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 483 صفحه 916 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث، 711 جلد 2 صفحه 310-311 مطبوعه المکتبة السلفیة المدینة المنورة) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 287 جلد 19 صفحه 131 مطبوعه دارا حیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1211 جلد 2 صفحه 73 مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر: 12

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی، حدثنا یزید بن زریع، حدثنا شعبة، عن الحکم، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، قال: لقینی کعب بن عجرة، فقال: الا اهدی لك هدیة؟ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج علینا، فقلنا: یا رسول الله قد علمنا السلام علیك، فکیف نصلی علیك؟ قال: قولوا:

اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم، انك حمید مجید، و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ پھر فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کیسے بھیجیں؟ تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم، انك حمید مجید، و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔'' اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا

اور بزرگی والا ہے۔"

(البخاری:الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 35 6 صفحہ 1104 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث:908 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث:270 جلد 19 صفحہ 124- 25 6 رقم الحدیث 283- 284 جلد 19 صفحہ 129-0 13 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1290 صفحہ0 26 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المقدسی: فضائل بیت المقدس، باب جامع فی فضائل الشام، صفحہ71 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 6 24 جلد 4 صفحہ 346 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: للسند، حدیث کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 18105۔صفحہ 1278 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: للسند، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث2 4 13 جلد 1 صفحہ6 35 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 904 صفحہ7 15 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث6 5 صفحہ3 5 مطبوعہ للکتب الاسلامی بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر الاخبار للفسرہ لقولہ جل و علا (یا ایہا الذین آمنوا...) رقم الحدیث 912 صفحہ 350-1 35 مطبوعہ دار للعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث70 4 5 جلد5 صفحہ 209-210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:13

حدثنا سليمان بن عبد الجبار، حدثنا سليمان بن موسى، حدثنا شيبان عن الاعمش، عن الحكم، عن عبد الرحمن بن ابی ليلى، عن كعب بن عجرة، ان رجلا اتى النبی صلى الله عليه وسلم فقال: قد علمنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ فقال: قولوا:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم، انك حميد مجيد، وبارك على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على ابراهيم

و آل ابراهیم، انك حمید مجید۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور (اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم، انك حمید مجید، وبارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم، انك حمید مجید۔ ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درور بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث 4797 صفحه 844 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد2 صفحه 390 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث18127 صفحه 1279 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1288-1289 صفحه 259 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (ابواب الوتر)، باب ما جاء فی صفة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 483 صفحه 169 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 711 جلد2 صفحه 310-311 مطبوعه المکتبة السلفیة المدینة للنوره) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث 287 جلد19 صفحه 131 مطبوعه دار احیا،

التراث العربی بیروت، لبنان)(النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث1212 جلد2 صفحہ 74 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

حدیث نمبر:14

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا سعید بن سالم، عن مالک بن مغول، عن الحکم، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، قال: قال لی کعب بن عجرۃ: الا اهدی لك هدیة؟ ثم ذکر نحو حدیث شعبة۔

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ پھر آپ نے شعبہ کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6357 صفحہ 1104 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث:908 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 270 جلد19 صفحہ 124- 125 رقم الحدیث 283- 284 جلد 19 صفحہ 129-130 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1290 صفحہ 260 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المقدسی: فضائل بیت المقدس، باب جامع فی فضائل الشام، صفحہ 714 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔الریاض) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2467 جلد 4 صفحہ 346 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 18105۔ صفحہ 1278 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1342 جلد 1 صفحہ 635 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 904 صفحہ 157 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 56 صفحہ 53 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر الاخبار للمفسرہ لقولہ جل و علا (یا ایہا الذین آمنوا ... الخ)، رقم الحدیث 912 صفحہ 1350 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن

کبیر، رقم الحدیث470 5 جلد5 صفحہ209-210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:15

حدثنا احمد بن الفرات الرازی، حدثنا قبیصة ابو عامر، حدثنا سلیمان، عن ابراهیم بن مهاجر، عن مجاهد، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، عن کعب بن عجرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم، قال: قلنا: قد عرفنا السلام علیك، فکیف الصلاة علیك؟ فذکره۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا جان چکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ تو انہوں نے ایسے ہی ذکر کیا۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 797 4 صفحہ 4 84 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1288-1289 صفحہ9 25 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: للصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد2 صفحہ 90 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث108 15 صفحہ 1278 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (ابواب الوتر)، باب ما جاء فی صفة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 83 4 صفحہ9 16 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث711 جلد2 صفحہ 310-311 3 مطبوعہ المکتبة السلفیة المدینة المنورة) (الطبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث287 جلد19 صفحہ131 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1211-1212۔ جلد2 صفحہ 73-74 مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر:16

حدثنا محمد بن سلمة، و محمد بن ابی عمر، قالا: حدثنا محمد بن عبدالعزیز، عن یزید بن عبدالله بن الهاد، عن عبدالله بن خباب،

عن ابی سعید الخدری، قال: قلنا: یا رسول اللہ! ھذا السلام علیك، فکیف نصلی علیك؟ قال: قولوا:

اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے (السلام علیک ایھا النبی) لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج (بصورت رحمت) جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی تمام جہانوں میں۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 6358 صفحہ 1104- 1105، کتاب التفسیر، باب قولہ ان اللہ و ملکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث 4798 صفحہ 484 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، رقم الحدیث 911 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 905 صفحہ 157 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)،

باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم نوع اخر، رقم الحديث: 1294 صفحه 260 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابوداود: السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 979 صفحه 205 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابى شيبة: للمصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم كيف هى، جلد2 صفحه 390 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 66 صفحه 61-62 مطبوعه للمكتب الاسلامى بيروت) (ابو يعلى: للمسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث 1365 صفحه 301-302 مطبوعه دارللمعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث 11433 صفحه 765 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن سنى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب: كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 385 صفحه 134 مطبوعه نور محمد كتب خانه تجارت كتب آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم للمعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث 5472 جلد5 صفحه 210 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر:17

حدثنا يعقوب، حدثنا عبدالعزيز بن محمد، عن يزيد بن عبدالله بن الهاد، عن عبدالله بن خباب، عن ابى سعيد الخدرى، قال: قلنا: يارسول الله! هذا السلام عليك، فكيف نصلى عليك؟ فذكره۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے (السلام علیک ایھا النبی) لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو انہوں نے اسی طرح ذکر کیا۔''

(البخارى: الصحيح، كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 6358 صفحه 1104-1105، كتاب التفسير، باب قوله ان الله و ملكته يصلون على النبى، رقم الحديث 4798 صفحه 844 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 911 صفحه 173 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 905 صفحه 157 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن، كتاب الصلاة (كتاب السهو)،

باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم نوع اخر، رقم الحديث: 1294 صفحه 260 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابوداود: السنن ، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث979 صفحه 205 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابى شيبة: المصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم كيف هى، جلد 2 صفحه 390 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث66 صفحه 61-62 مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت) (ابو يعلى: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث1365 صفحه 301-302 مطبوعه دارالمعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث11433 صفحه 765 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن سنى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 385 صفحه 134 مطبوعه نور محمد كتب خانه تجارت كتب آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث5472 جلد5 صفحه 210 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر:18

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثنا مروان بن معاوية، حدثنا عثمان بن حكيم الانصارى، عن خالد بن سلمة، عن موسى بن طلحة، عن زيد بن خارجة أخ لبنى الحارث بن الخزرج قال: سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: كيف نصلى عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال: صلوا على وقولوا:

بارك الله على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود بھیجو اور کہو: بارك الله على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم انك حميد مجيد۔ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1292 صفحہ 0 26 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البزار: المسند، حدیث طلحۃ بن عبیداللہ، رقم الحدیث 2 94 جلد 3 صفحہ 7 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، زید بن خارجہ الانصاری من بنی حارث بن الخزرج بدری، رقم الحدیث: 143 5 جلد 5 صفحہ 218 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 9 6 صفحہ 3 6 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب الزای، زید بن خارجۃ بن ابی زھیر الخزرجی الانصاری، جلد 3 صفحہ 21 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1714 صفحہ 4 14 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث: 033 5 صفحہ 375 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ)

حدیث نمبر: 19

حدثنا محمد بن علی بن میمون، حدثنا عبداللہ بن جعفر الرقی، حدثنا عیسی بن یونس، حدثنا عثمان بن حکیم، عن خالد بن سلمۃ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن، دعا موسی بن طلحۃ حین اعرس ابنہ. فقال: یا ابا عیسی کیف بلغک فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال: موسی: انا سالت زید بن خارجۃ عن الصلاۃ؟ فقال: انا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسی، فقلت کیف الصلاۃ علیک؟ فقال: صلوا علی واجتھدوا وقولوا: اللھم بارک علی محمد کما بارکت علی ابراھیم، انک حمید مجید.

ترجمہ: "حضرت خالد بن سلمۃ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت موسی بن طلحۃ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بیٹے کی شادی

پر دعوت دی تو عرض کیا اے ابو عیسی! نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کے بارے میں آپ کو کس طرح روایت پہنچی ہے؟ تو موسی نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے درود کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے بھی نبی کریم ﷺ سے بذات خود اس بارے میں سوال کیا تھا میں نے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور نیکی میں کوشش کرو (آگے بڑھنے کی) اور یوں کہو: **صلوا علی واجتهدوا وقولوا: اللهم بارك على محمد كما باركت على ابراهيم، انك حميد مجيد۔** ''اے اللہ برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(احمد بن حنبل، للمسند، حديث زيد بن خارجه رضی الله عنه، رقم الحديث 1714 صفحه 4 14 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائی: السنن كتاب الصلاة (كتاب السهو)، باب كيف الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم نوع آخر، رقم الحديث 1293 صفحه 0 26 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (النسائی: السنن الكبری، كتاب للمساجد، باب كيف الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1216 جلد 2 صفحه 75۔ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت) (النسائی: كتاب عمل اليوم والليلة، باب كيف الصلاة على النبی صلی الله عليه وسلم رقم الحديث 9798 جلد 9 صفحه 27 مطبوعه موسسة الرسالة بيروت) (السيوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحديث 24 135 جلد 5 صفحه 71 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

حدیث نمبر: 20

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا اسماعيل، عن ابی داود، عن بريدة، قال: قلنا: يا رسول الله السلام عليك قد عرفناه فكيف الصلاة عليك؟ قال:

قولوا: اللهم صل على محمد، كما صليت على ابراهيم۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام (السلام علیک ایھا النبی) تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو: اللھم صلی علی محمد ، کما صلیت علی ابراھیم۔ ”اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔“

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 22988 صفحہ 865 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب کیفیۃ الصلاۃ علیہ و ما یضم الیھا، رقم الحدیث 3 0 173 جلد 10 صفحہ 185 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 4812 جلد 4 صفحہ 34 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض)

حدیث نمبر: 21

حدثنا دحیم، حدثنا مروان بن معاویۃ، حدثنا عبدالرحمن بن عبداللہ المسعودی، عن عون بن عبداللہ، اوغیرہ، عن الاسود بن یزید، عن عبداللہ بن مسعود، انہ قال: قلنا: یا رسول اللہ! قد عرفنا کیف السلام علیک، فکیف نصلی علیک؟ قال:

قولوا: اللھم اجعل صلواتك و رحمتك و برکاتك علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدك و رسولك امام الخیر و رسول الرحمۃ، اللھم ابعثہ مقاما محمودا یغبطہ بہ الاولون والاخرون، اللھم صلی علی محمد وابلغہ الدرجۃ الوسیلۃ من الجنۃ، اللھم اجعل فی المصطفین محبتہ وفی المقربین مودتہ وفی الاعلین ذکر دارہ، والسلام علیہ و رحمتہ و برکاتہ، اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و آل

ابراھیم انك حمید مجید، اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم ،انك حمید مجید۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے، لیکن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو: اللھم اجعل صلواتك و رحمتك و برکاتك علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدك و رسولك امام الخیر و رسول الرحمة، اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبطه به الاولون والاخرون، اللھم صلی علی محمد وابلغه الدرجة الوسیلة من الجنة، اللھم اجعل فی المصطفین محبته وفی المقربین مودته وفی الاعلین ذکر دارہ، والسلام علیه و رحمته و برکاته، اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم انك حمید مجید، اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم ، انك حمید مجید۔ ”اے اللہ! تو اپنا درود اور رحمت اور برکتیں نازل فرما رسولوں کے سردار، اہل تقوی کے امام اور انبیاء کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں بھلائی کے امام اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کی خواہش اگلوں اور پچھلوں نے کی ہے، اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کو جنت کے درجہ وسیلہ پر فائز فرما، اے اللہ ان کی محبت کو چنے

ہوئے لوگوں میں کر دے اور مودت کو قرب خاص والوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کے ذکر کو بلند مرتبہ ہستیوں میں، اور سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 906 صفحه 157 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی... الخ، جلد2 صفحه29 3مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الطبرانی: المعجم الکبیر، خطبة ابن مسعود ومن کلامه، رقم الحدیث 94 85 جلد9 صفحه 115 مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله وتوقیره، رقم الحدیث:0 5 15 جلد2 صفحه8 20 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (الشاشی: المسند، ماروی الاسود بن یزید عن عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث: 60 5 صفحه 216 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد5 صفحه 213 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (آلوسی: تفسیر روح المعانی، زیر آیت (سورة الاحزاب:6 5)، جلد22 صفحه3 35 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس، فی الصلاة و علی آله علیه الصلاة و السلام، رقم الحدیث: 2190-2191 جلد1 صفحه1 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی، زیر آیت (سورة الاحزاب:6 5) جلد5 صفحه1 13 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر قرطبی، زیر آیت (سورة الاحزاب:6 5)، جلد 14 صفحه0 15 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (القسطلانی: منتقی تحفة الحبیب بما زاد علی الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار من الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 443 صفحه 105 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث:1 6 صفحه 857 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر:22

حدثنا كهل من اصحاب الحديث، حدثنا سعيد بن هاشم الفيومي، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن ابي حبيب، عن صفوان بن سليم، عن ابي سلمة، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، انه قيل له: ان الله عزوجل قد امرنا بالصلاة عليك، و كيف نصلي عليك؟ قال: قولوا:

اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل ابراهيم، و ارحم محمدا و آل محمد، كما رحمت ابراهيم و آل ابراهيم.

والسلام قد عرفتموه.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں؟ فرمایا یوں کہا کرو: اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل ابراهيم، و ارحم محمدا و آل محمد، كما رحمت ابراهيم و آل ابراهيم۔

''اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر''

اور باقی سلام کا طریقہ تمہیں پہلے ہی سکھا دیا گیا ہے''

(الشافعی: للسند، باب ومن كتاب استقبال القبلة فى الصلاة صفحه 24 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (البخاری: الادب للفرد، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم

الحدیث 641 صفحہ 166 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل)

حدیث نمبر: 23

حدثنا ابن وزير الواسطي، حدثنا نوح بن قيس، عن سلامة الكندي، عن علي بن ابي طالب، يعلم الناس الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، قال:

اللهم داحي المدحوات، و باری المسموكات، و جبار القلوب على فطرتها شقيها و سعيدها، اجعل شرائف صلواتك، و نوامي بركاتك، و رافة محبتك على محمد عبدك و رسولك، الخاتم لما سبق، والفاتح لما اغلق، والمعلن الحق والدامغ جيشات الاباطيل كما حمل، واضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا في طاعتك غير ناكل في قدم، ولا واهن في عزم، داعيا لحرمتك راعيا لوحيك، حافظا لعهدك، ماضيا على نفاذ امرك، حتى اورى قبس القابس، به هديت القلوب بعد خطوات الفتن والاثم واضحات الاعلام، منيرات الاسلام، فهو امينك المامون، وخازن علمك المخزون، وشهيدك يوم الدين، وبعيثك رحمة ورسولك بالحق رحمة، اللهم افسح له مفسحات في عدلك واجزه مضعفات الخير من فضلك، له مهنات غير مكدرات من ثوابك المعلول و جزل عطائك المحلول، اللهم اعل بناء البنائين هاء بناءه واكرم مثواه لديك ونزله، واتم له نوره، واجزه من ابتعاث له مقبول الشهادة مرضي المقالة والمنطق عدل وحجة وبرهان عظيم۔

ترجمہ: ''حضرت سلامہ الکندی ؓ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ان الفاظ میں سکھایا
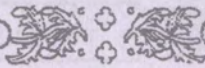
کرتے تھے:

اللھم داحی المدحوات، و باری المسموکات، و جبار القلوب علی فطرتھا شقیھا و سعیدھا، اجعل شرائف صلواتك، و نوامی برکاتك، و رافة محبتك علی محمد عبدك و رسولك، الخاتم لماسبق، والفاتح لما اغلق، والمعلن الحق والدامغ جیشات الاباطیل کما حمل، واضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا فی طاعتك غیر ناکل فی قدم، ولا واهن فی عزم، داعیا لحرمتك راعیا لوحیك، حافظا لعهدك، ماضیا علی نفاذ امرك، حتی اوری قبس القابس، به هدیت القلوب بعد خطوات الفتن والاثم واضحات الاعلام، منیرات الاسلام، فھو امینك المامون، و خازن علمك المخزون، و شهیدك یوم الدین، و بعیثك رحمة و رسولك بالحق رحمة، اللھم افسح له مفسحات فی عدلك و اجزه مضعفات الخیر من فضلك له مهنات غیر مکدرات من ثوابك المعلول و جزل عطائك المحلول، اللھم اعل بناء البنائین هاء بناءه و اکرم مثواه لدیك ونزله، واتم له نوره، واجزه من ابتعاث له مقبول الشهادة مرضی المقالة و المنطق عدل وحجة و برهان عظیم۔

”اے اللہ تمام کائنات پھیلانے اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے اوردلوں پر کنٹرول فرمانے والے خواہ وہ بدبخت ہیں یا سعید، اپنی عظیم رحمتوں، اضافہ فرمانے والی برکتوں اور اپنی محبت کی خصوصی شفقتوں کو اپنے برگزیدہ بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو سابقہ انبیاء اور شریعتوں کے خاتم و آخری اور ہر مشکل کو کھولنے والے ہیں حق کو آشکار کرنے والے اور باطل کے لشکروں کو مٹانے والے ہیں، تیری اطاعت

کے ساتھ تیرے حکموں کو جاری کرنے والے تیری فرمانبرداری میں کامیابی کے ساتھ قدم بڑھانے والے، عزم میں کمزوری نہ رکھنے والے، تیری حرمت وعزت کے داعی، تیری وحی کے محافظ، تیرے عہد کے نبھانے والے، تیرے حکم کا نفاذ کرنے والے ہیں، حتی کہ وصال باکمال کا وقت آپہنچا، فتنوں اور گناہوں کے بعد انہی کی برکت سے تو نے دلوں کو ہدایت دی، منزل کے نشان واضح کیے اور اسلام کی روشنی پھیلی، وہ تیرے امین مامون ہیں، تیرے مخفی علوم کے خازن ہیں، روز قیامت تیری طرف سے گواہ ہیں تو نے انہیں سراپا رحمت اور رسول حق بنا کر مبعوث فرمایا، اے اللہ ان پر اپنے عدل سے بخششیں عطا فرما اپنے فضل سے ان کے خیر میں اضافہ فرما، ان کی خوبصورت جدوجہد پر ثواب عظیم اور عطائے جزیل ہے۔ اے اللہ ان کے مقام کو تمام مقامات سے بلند فرمادے، اپنے ہاں ان کے درجات قرب میں خوب اضافہ فرمادے ان کے نور کو اور کامل فرما دے اس پر انہیں خوب جزادے جو تو نے انہیں مقبول شہادت، پسندیدہ قول وگفتگو، صاحب عدل، حجت اور برہان عظیم بنایا ہے۔"

(الطبرانی: للمعجم الاوسط، من اسمه مسعدة، رقم الحدیث 8990 جلد 6 صفحہ 364- 365 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب کیفیة الصلاة علیه و مایضم الیها، رقم الحدیث 17306 جلد 10 صفحہ 185- 186 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول، فی الامر بالصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 453 5 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)
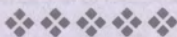
باب 2: ذکر قول النبی ﷺ: اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلاۃ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ قیامت کے دن میرے قریب لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا“

حدیث نمبر: 24

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ، حدثنا خالد بن مخلد، عن موسی بن یعقوب، قال حدثنی عبداللہ بن کیسان، عن عبداللہ بن شداد بن الھاد، عن ابیہ، عن عبداللہ بن مسعود، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلاۃ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا ہوگا۔“

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 484 صفحہ 169 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، عبداللہ بن کیسان، جلد 5 صفحہ 177 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للمصنف، جلد 1 صفحہ 126 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان اقرب الناس فی القیامۃ یکون من النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکثر صلاۃ علیہ فی الدنیا، رقم الحدیث 911 صفحہ 350 مطبوعہ دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ،

كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث87 6 جلد2 صفحه229 مطبوعه دارالتوفيقية للتراث قاهره) (ابو يعلى :المسند، مسند عبدالله بن مسعود، رقم الحديث008 5 صفحه917-918 مطبوعه دارالمعرفة بيروت، لبنان) (البيهقى: شعب الايمان، باب فى تعظيم النبى صلى الله عليه وسلم واجلاله وتوقيره، رقم الحديث63 15 جلد2 صفحه212 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الهيثمى: موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث89 23 صفحه94 5 مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، لبنان) (المنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد2 صفحه27 3 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (المرجانى: بهجة النفوس والا سرار فى تاريخ دار هجرة النبى المختار، الباب التاسع: فى حكم زيارة النبى صلى الله عليه وسلم و فضلها و كيفيتها، الفصل السادس: ماجاء فى فضل الصلاة والسلام عليه و ابلاغه صلاة من صلى الله عليه وسلم صفحه 375 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الاصبهانى: الترغيب والترهيب، باب الترغيب فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث88 16 جلد2 صفحه326-27 3 مطبوعه دارالمدائن العلمية) (الشاشى: المسند، مسند عبدالله بن مسعود رضى الله عنه، رقم الحديث: 92,391 3 صفحه8 16 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن الاثير: جامع الاصول فى احاديث الرسول، الباب الثالث: من كتاب الدعاء، الفصل الثالث: فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم رقم الحديث: 75 24 جلد4 صفحه0 35 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (السيوطى: جمع الجوامع، حرف الهمزة، رقم الحديث:818 5، جلد2 صفحه 296 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (البغوى: مصابيح السنة، كتاب الصلاة، باب: الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها، رقم الحديث:28 6 جلد1 صفحه117 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الشعرانى: البدر المنير فى غريب احاديث البشير النذير، باب: حرف الالف، رقم الحديث: 5 95 صفحه 123 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان)

حدیث نمبر:25

حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا محمد بن خالد بن عثمة، حدثنا موسى بن يعقوب الزمعى، عن عبدالله بن كيسان مولى طلحة، عن عبدالله بن شداد، عن ابن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ان اولى الناس بى يوم القيامة اكثرهم على صلاة.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا ہوگا۔“

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 84 4 صفحہ 9 16 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، عبداللہ بن کیسان، جلد 5 صفحہ 77 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 126 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان اقرب الناس فی القیامۃ یکون من النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکثر صلاۃ علیہ فی الدنیا، رقم الحدیث 911 صفحہ 0 35 مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 87 6 جلد 2 صفحہ 229 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (ابو یعلی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود، رقم الحدیث 008 5 صفحہ 917-918 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 63 15 جلد 2 صفحہ 212 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 89 23 صفحہ 94 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 27 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المرجانی: بہجۃ النفوس والا سرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع، فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 375 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبھانی: الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 88 16 جلد 2 صفحہ 326-27 3 مطبوعہ دار المدائن العلمیۃ) (الشاشی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 391,92 3 صفحہ 8 16 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 75 24 جلد 4 صفحہ 0 35 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، رقم الحدیث: 818 5، جلد 2 صفحہ 296 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا، رقم الحدیث: 28 6 جلد 1 صفحہ 117 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الالف، رقم الحدیث: 5 65 صفحہ 123 مطبوعہ دار الکتب العلمیّہ بیروت، لبنان)

باب3: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان صلاتکم وتسلیمکم تبلغنی

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ بے شک تمہارا درود وسلام مجھے ہر جگہ سے پہنچتا ہے۔''

حدیث نمبر:26

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا زید بن الحباب، حدثنا ابراھیم بن جعفر، من ولد ذی الجناحین، حدثنی علی بن عمر، عن ابیه، عن علی بن حسین، قال اخبرنی ابی، عن حسین، قال اخبرنی ابی، عن حسن، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی، فان صلاتکم وتسلیمکم تبلغنی حیثما کنتم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود اور تمہارا سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔''

(ابن النجار: ذیل تاریخ بغداد، حرف الحاء، رقم الترجمہ: 114 عبدالواحد بن احمد بن محمد بن احمد بن الثقفی، ابو جعفر ابن ابی الحسین، جلد1 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: 5 36 جلد1 صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17295 جلد10 صفحہ 183 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحہ 123 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحدیث 26 5 13 جلد5 صفحہ71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، زير آيت (سورة الاحزاب:6 5)رقم الحديث22 5 5تا 25 5 5جلد5 صفحه 224مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (الشعرانى:البدر المنير فى غريب احاديث البشير النذير، حرف الصاد للمهملة، رقم الحديث17 14 صفحه 192مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

حدیث نمبر:27

حدثنا الحسن بن على، حدثنا ابن ابى مريم، عن محمد بن جعفر، قال حدثنى حميد بن ابى زينب، عن حسن بن حسين بن على بن ابى طالب عن ابيه. ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

حيثما كنتم فصلوا على فان صلاتكم تبلغنى۔

”حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔“

(ابن النجار:ذيل تاريخ بغداد، حرف الحاء، رقم الترجمه: 114عبد الواحد بن احمد بن محمد بن احمد بن الثقفى، ابو جعفر ابن ابى الحسين، جلد1 صفحه 125 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطبرانى: للمعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحديث: 5 36جلد1 صفحه 116مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الهيثمى: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى الدعاء وغيره، رقم الحديث 17295 جلد10 صفحه 183مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (للمنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر و الدعا، باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد2 صفحه 26 3مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (السبكى: طبقات الشافعية الكبرى، مقدمة للصنف، جلد1 صفحه 123مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (السيوطى: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحديث 26 5 135جلد5 صفحه71 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، زير آيت (سورة الاحزب 6 5)،رقم الحديث22 5 5تا 25 5 5جلد5 صفحه 224مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (الشعرانى:البدر المنير فى غريب احاديث البشير النذير، حرف الصاد للمهملة، رقم الحديث17 14 صفحه 192مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

حدیث نمبر:28

حدثنا ابوبکر، حدثنا وکیع، عن سفیان عن عبداللہ بن السائب، عن زاذان، عن عبداللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل ملائکۃ فی الارض سیاحین یبلغونی من امتی السلام۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک زمین پر اللہ کے مقرر کیے گئے فرشتے چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔''

(ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 77 4 2 جلد 4 صفحہ 35 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبھانی: کتاب العظمۃ، باب ذکر خلق جبریل علیہ و علی نبینا افضل الصلاۃ والسلام الروح الامین، رقم الحدیث 5 5 صفحہ 183۔مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، رقم الحدیث 29 6 جلد 1 صفحہ 117 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود، رقم الحدیث 6 6 36 صفحہ 77 2 رقم الحدیث: 210 4 صفحہ 315 رقم الحدیث 20 3 4 صفحہ 23 3 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1283 صفحہ 8 25 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2774 جلد 2 صفحہ 09 4 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان سلام المسلم علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم یبلغ ایاہ ذلک فی قبرہ، رقم الحدیث 914 صفحہ 35 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 27 6 3 جلد 3 صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔۔ الخ، جلد 2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2

صفحہ99 3، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ28 4 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث210 5 صفحہ1 95 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1924 جلد5 صفحہ07 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث: 5 235 صفحہ 176 مطبوعہ دار التوفیقیة للتراث قاھرہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الثانی، صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث82 15 جلد2 صفحہ 218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، رقم الحدیث 9204 جلد7 صفحہ19 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث27 5 5 جلد5 صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الذھبی: معجم الشیوخ، ابراھیم بن احمد بن حاتم، صفحہ7 9 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب فضل السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث9811 جلد9 صفحہ 31-2 3 مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 21 صفحہ4 3 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الشاشی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (زاذان عن عبداللہ) رقم الحدیث 760-1 76 صفحہ280-281 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبدالرزاق، المصنف ابواب التشھد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 116 3 جلد2 صفحہ 215 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی) (السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحہ124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنة، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 88 6 جلد2 صفحہ229 مطبوعہ دار التوفیقیة للتراث قاھرہ) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیة، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم الحدیث 93 23 صفحہ594- 95 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزھد، الجزء الثامن، باب: فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم الحدیث1028 صفحہ303 مطبوعہ المکتبة المعروفیة کوئٹہ) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، زیر آیت (سورہ الاحزاب: 6 5)، رقم الحدیث 073 5 جلد 14 صفحہ211 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المرجانی: بھجة النفوس والا سرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ وصلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ79 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

قال ابوبکر: واحسب الحسن حدثنی عن ابی اسحاق عن الاعمش،

عن عبداللہ ابن السائب، عن زاذان، عن عبداللہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ترجمہ ''ابو بکر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ مجھے حسن نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اور وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن سائب سے وہ زاذان سے وہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔''
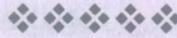
باب 4: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ بے شک کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

حدیث نمبر: 29

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا محمد بن شعیب بن شابور، عن عثمان بن ابی العاتکة، عن علی بن یزید، عن القاسم، عن ابی امامة، عن ابی ذر، قال خرجت ذات یوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: الا اخبرکم بابخل الناس؟

قالوا: بلی یا رسول اللہ قال:

من ذکرت عندہ فلم یصل علی فذلك ابخل الناس۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ کنجوس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے سب سے بڑا کنجوس ہے۔''

(المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترهیب من ترکها عند ذکرہ، صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا دائما

جلد2 صفحہ332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:30

حدثنا ابوبکر، حدثنا خالد بن مخلد، عن سلیمان بن بلال، عن عمارة بن غزية، قال سمعت عبدالله بن علی بن حسين يحدث عن ابيه، عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: البخيل من ذكرت عنده فلم يصل علی.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ان کے دادا حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب زغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث46 35 صفحہ1050-1 105 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:909 صفحہ0 35 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل، المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 6 173 صفحہ 146 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ2 3 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، وما اسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 2885 جلد 3 صفحہ127-128 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث7 6 15 جلد5 صفحہ 214 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ128 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث01 3 صفحہ99 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، صفحہ2 15 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث2 3 صفحہ 9 3-0 4 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (العجلونی: کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف البا للوحدۃ، رقم الحدیث 884 جلد1 صفحہ2 25 مطبوعہ

دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب الباء الموحدۃ، رقم الحدیث 995 صفحہ 129 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 31

حدثنا عبداللہ بن شبیب، حدثنا ابن ابی اویس، حدثنا اخی، عن سلیمان ابن بلال، عن عمرو بن ابی عمرو، عن علی بن حسین، عن ابیہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے والد (حضرت سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث 3546 صفحہ 1050-1051 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 909 صفحہ 350 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1736 صفحہ 146 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ الخ، جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، و ما اسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 2885 جلد 3 صفحہ 127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1567 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 301 صفحہ 99 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، صفحہ 215 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم

الحدیث2 3 صفحہ9 3 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (الھیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث8 8 2 3 صفحہ 94 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی، البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، حرف الباء الموحدہ، رقم الحدیث: 995 صفحہ129 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب5: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجے گا۔''

حدیث نمبر:32

حدثنا ابراهيم بن الحجاج، حدثنا حماد بن سلمة، عن ثابت البنانی، قال: قدم علینا سلیمان مولی الحسن بن علی زمن الحجاج، فحدثنا عن عبداللہ بن ابی طلحة، عن ابیه، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

آتانی الملك فقال: یا محمد ان ربك یقول: اما یرضیك انه لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت علیه، ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس ایک فرشتہ (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا پس اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجے تو میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجوں (بصورت رحمت) اور جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرے تو میں (اس کے بدلہ میں) اس

پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں؟"

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1284 صفحہ 258 الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1296 صفحہ 126 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث ابی طلحہ بن زید بن سہل الانصاری، رقم الحدیث: 16361-16363 صفحہ 1121-1122 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2773 جلد 2 صفحہ 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر تفضل اللہ جل و علا علی المسلم علی رسولہ مرۃ واحدۃ بامنہ من النار عشر مراۃ نعوذ باللہ منہا، رقم الحدیث 915 صفحہ 135 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 398 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الاول: صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 325 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 3626 جلد 3 صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 4915 جلد 5 صفحہ 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الرؤیانی: المسند، مسند ابی طلحۃ، رقم الحدیث 978 جلد 2 صفحہ 102 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الھمزہ، رقم الحدیث 219 جلد 1 صفحہ 25-251، رقم الحدیث: 1,360 3603 صفحہ: 72,71، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: فی کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2474 جلد 4 صفحہ 394 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبریٰ، کتاب المساجد، باب: فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1207 جلد 2 صفحہ 71 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 128 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 1560 جلد 2 صفحہ 212,211 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: الزھد، الجزء الثامن، باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث: 1027 صفحہ 303 مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کوئٹہ)

حدیث نمبر:33

حدثنا ابن كاسب، حدثنا ابو ضمرة، عن سلمة بن وردان عن مالك بن اوس ابن الحدثان، عن عمرو رضي الله عنه قال، خرج النبي صلى الله عليه وسلم متبرزا فتبعته باداوة ماء، فوجدته قد فرغ، ووجدته ساجدا في شربة، فتنحيت عنه، فلما رفع راسه، قال: احسنت يا عمر حين تنحيت عني؟ ان جبريل عليه السلام آتاني، فقال: ان من صلى عليك واحدة صلى الله عليه عشرا، ورفعه عشر درجات۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے میں پانی والا برتن لے کر پیچھے ہولیا، پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا (اس حالت میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فراغت پا چکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی بارگاہ میں گھاس والی زمین پر سجدہ ریز ہیں، پس میں دور جا کر بیٹھ گیا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے اور اپنا سر اقدس اٹھایا تو فرمایا: ”اے عمر (رضی اللہ عنہ) تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا ہے، بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اور اس کے دس درجے بھی بلند فرماتا ہے۔“

(الهيثمي: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الصلاة، باب سجود الشكر، رقم الحديث 717 3 جلد 2 صفحه 80 4 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (السخاوي: القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الثاني: في ثواب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، صفحه 114 مطبوعه دار الكتاب العربي بيروت، لبنان) (الطبراني: للعجم الصغير، رقم الحديث 1016 صفحه 89 4 مطبوعه مكتبة للعارف للنشر والتوزيع الرياض) (السبكي: طبقات الشافعية الكبرى، مقدمة للصنف، جلد 1 صفحه 117 مطبوعه

دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث5 صفحہ 24 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 486 5 جلد5 صفحہ 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:34

حدثنا خلاد بن اسلم، حدثنا ابو ھمام الاھوازی، حدثنا عبداللہ بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من صلی علی صلاۃ صلی اللہ و ملائکتہ علیہ عشرا، فلیکثر عبد او لیقل۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجیں گے، اب بندے کی مرضی وہ تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر اللہ کی رحمتیں زیادہ حاصل کرے گا)“۔

(الطبرانی: المعجم الکبیر، عطاء بن یسار عن ابن عمر، رقم الحدیث9 26 13 جلد12 صفحہ 6 25 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ120 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 3 4 223 جلد7 صفحہ198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر:35

حدثنا ابراھیم بن حجاج، حدثنا حماد بن سلمۃ، عن حجاج، عن ثویر مولی جعدۃ بن ھبیرۃ، عن ابن عمر، قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ عشرا۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ

درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔"

حدیث نمبر:36

حدثنا ابوبکر، حدثنا وکیع، عن شعبة، عن عاصم بن عبیدالله، عن عبدالله بن عامر بن ربیعة، عن ابیه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من صلی علی لم تزل الملائکة تصلی علیه ما دام یُصَلِّی عَلَیَّ، فَلیُقِلَّ من ذٰلِكَ العَبدُ أَو لِیُکثِر.

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو مجھ پر درود بھیجے تو فرشتے اس وقت تک اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے تو اب بندے کی مرضی وہ تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر اللہ کی رحمتیں زیادہ حاصل کرے گا)۔"

(ابن ابی شیبة، للمصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب فی ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه 398، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمد صلی الله علیه وسلم، جلد 7 صفحه 443 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث عامر بن ربیعة رقم الحدیث 15680، 15689 صفحه 1058 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها)، رقم الحدیث 907 صفحه 158 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (العسقلانی: الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، سورة الاحزاب صفحه 323 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی المختار، الباب التاسع: فی خکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس ماجاء فی فضل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی علیه وسلم، صفحه 375 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الکبری الشافعیة، مقدمة للمصنف، جلد 1 صفحه 118-119 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله و توقیره، جلد 2 صفحه 211 رقم الحدیث 1559 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة

على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث3 صفحه 23 مطبوعه المكتب الاسلامى، بيروت) (السخاوى: القول البديع فى الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الثانى: فى ثواب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، صفحه: 116-117 مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت، لبنان) (ابن قيم: جلاء الافهام فى الصلاة والسلام على خير الانام، الباب الاول: ما جاء فى الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 46 صفحه 35 مطبوعه المكتبة العصريه صيدا، بيروت)

حدیث نمبر:37

حدثنا ابو موسى، حدثنا يحيى بن سعيد، حدثنا شعبة، عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة، عن ابيه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:

من صلى على صلاة صلت عليه الملائكة ما صلى على، فليقل عبد من ذلك اوليكثر.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس پر اتنا درود بھیجتے ہیں جتنا وہ مجھ پر بھیجے تو اب بندے کی مرضی کہ وہ مجھ پر درود تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر فرشتوں کا درود (بصورت رحمت) زیادہ حاصل کرے گا)۔''

(ابن ابى شيبة، المصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب فى ثواب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، جلد 2 صفحه 398، كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمد صلى الله عليه وسلم، جلد 7 صفحه 443 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حديث عامر بن ربيعة، رقم الحديث: 15680 صفحه 1105 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها)، رقم الحديث 907 صفحه 158 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (العسقلانى: الكافى الشاف فى تخريج احاديث الكشاف، سورة الاحزاب صفحه 323 مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت، لبنان) (المرجانى: بهجة النفوس والاسرار فى تاريخ دار هجرة النبى المختار، الباب التاسع، فى حكم زيارة النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها و كيفيتها، الفصل السادس: ما جاء فى فضل

السلاۃ والسلام علیہ وابلاغہ صلاۃ من صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 375 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الکبری الشافعیۃ، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ 118-119 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، جلد2 صفحہ211 رقم الحدیث1559 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث3 صفحہ 23 مطبوعہ للمکتب الاسلامی، بیروت) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 116-117 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 46 صفحہ 35 مطبوعہ للمکتبۃ العصریہ صیدا، بیروت)

حدیث نمبر:38

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی، حدثنا یزید بن ھارون، حدثنا شعبۃ، عن عاصم ابن عبید اللہ، عن عبد اللہ بن عامر، عن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا، فلیکثر علی العبد من الصلاۃ اولیقل۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، چنانچہ بندے کی مرضی کہ وہ مجھ پر درود کو کم کرے یا زیادہ کرے۔''

(البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 1557 جلد2 صفحہ211 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 22343 جلد7 صفحہ198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر:39

حدثنا ابوبکر، حدثنا محمد بن فضیل، عن یونس بن عمرو، عن یزید بن ابی مریم، عن انس بن مالک، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات، و محی عنہ عشر سیئات۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے دس گناہ معاف فرما دے گا۔“

(السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 2 2083 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 117 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 73 24 جلد 4 صفحہ 349 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر حط الخطایا عن المصلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھار، قم الحدیث: 904 صفحہ 349 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی، رقم الحدیث 129 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1221 جلد 2 صفحہ 77 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) (الھیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 90 23 صفحہ 94 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب الفضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1298 صفحہ 1 26 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث 2 4 16 جلد 1 صفحہ 446 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث: 8810 صفحہ 638 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، رقم الحدیث 27 6 جلد 1 صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی... الخ، جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:40

حدثنی الحسن بن البزار، حدثنا شبابة، حدثنا مغیرة بن مسلم، عن ابی اسحاق، عن انس بن مالك، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی فان الصلاة علی کفارة لکم، فمن صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہارے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے، چنانچہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

(الاصبہانی: الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1669-70 16 جلد 2 صفحہ 318-19 3 مطبوعہ دار المدائن العلمیة)

حدیث نمبر:41

حدثنا ابوبکر، حدثنا ابن فضیل، عن لیث، عن کعب، عن ابی هریرة، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی، فان صلاة علی زکاة لکم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔''

(ابن ابی شیبة: للصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب فی ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحہ 99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحدیث 23 5 13 جلد 5 صفحہ 71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (المناوی: فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، جلد 4 صفحہ 8 26 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

لبنان) (السيوطی: الجامع الصغير فی احاديث البشير النذير، باب حرف الصاد، رقم الحديث 03 5 صفحه 37 مطبوعه دار التوفيقية للتراث قاهره)

حدیث نمبر:42

حدثنا ابن كاسب، حدثنا ابو اسامة، قال ابن ابی عاصم: و حدثنا ابوبكر ابن ابی شيبة، عن ابی اسامة، عن سعيد بن سعيد ابی الصباح، حدثنا سعيد بن عمير ابن عقبة ابن نيار الانصاری، عن عمه ابی بردة بن نيار، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما صلى علی عبد من امتی صلاة صادقا بها من قبل نفسه الا صلى الله عليه بها عشر صلوات، و كتبت له بها عشر حسنات، و يرفع له بها عشر درجات، و محی عنه بها عشر سيئات۔

ترجمہ: ''سعید بن عمیر بن عقبہ انصاری اپنے چچا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے جو شخص صدق دل سے مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(الهندی: كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، كتاب الاذكار، الباب السادس: فی الصلاة عليه و على آله عليه الصلاة والسلام، رقم الحديث 2220 جلد 1 صفحه 4 25 مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور) (السيوطی: جمع الجوامع، حرف الميم، رقم الحديث 19213 جلد 6 صفحه 289 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت) (المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، باب الترغيب فی اكثار الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد 2 صفحه 24 3 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه) (الاصبهانی: الترغيب والترهيب، باب الترغيب فی الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 73 16 جلد 2 صفحه 20 3 مطبوعه دار المدائن العلميه بيروت) (الهيثمی: مجمع الزوائد منبع الفوائد، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم فی الدعاء وغيره، رقم

الحدیث: 17290 جلد10 صفحہ181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الاذکار، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 0 16 3 جلد 4 صفحہ46 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ بیروت)

حدیث نمبر:43

حدثنا ابوبکر، حدثنا هشيم، عن العوام بن حوشب، عن رجل من بني اسد، عن ابي عمر، انه قال: من صلى على النبي صلى الله عليه وسلم كانت له عشر حسنات، وحط عنه عشر سئيات، ورفع له عشر درجات.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں (لکھ دی جاتی) ہیں، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔“

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ99 3، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7 صفحہ442-443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر:44

حدثنا عبيد الله بن فضالة، حدثنا اسحاق بن ابراهيم، حدثنا حماد بن عمرو، عن زيد بن رفيع، عن الزهري، عن انس بن مالك، عن ابي طلحة، قال: اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يتهلل، وجهه مستنير، فقلت: يا رسول الله انك لعلى حال ما رايتك على مثلها، فقال:

وما يمنعني وقد آتاني جبريل آنفا فقال: بشر امتك انه من صلى عليك صلاة كتب الله عزوجل له بها عشر حسنات، و رفع له بها

عشر درجات و ردالله عزوجل علیه مثل قوله، و عرضت علی یوم القیامة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ (شکر) پڑھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی خوش و خرم اور آپ کا چہرہ کھلکھلا رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اس حال میں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں کیوں نہ خوشی کا اظہار کروں میرے پاس ابھی ابھی جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو خوشخبری دیجیے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالی اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا اور اس کے درود کی طرح اللہ تعالی بھی اس پر درود (بصورت رحمت) نازل فرمائے گا اور اس کا درود مجھ پر روز قیامت پیش کیا جائے گا۔''

(السیوطی: جمع الجوامع، حرف الواو، رقم الحدیث 24738 جلد 8 صفحہ 100 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ و آلہ وسلم، رقم الحدیث 4005 جلد 2 صفحہ 122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

حدیث نمبر: 45

حدثنا محمد بن منصور الطوسی، حدثنا ابو سلمة الخزاعی، حدثنا اللیث، عن یزید بن ابی حبیب، عن عمرو بن ابی عمرو، عن ابی الحویرث، عن محمد بن جبیر، عن عبد الرحمن بن عوف، قال: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم حائطا و انا اتبعه، فقال: إِنَّ جِبرِیلَ لَقِیَنِی، فَقَالَ: أُبَشِّرُكَ أَنَّ الله عزوجل یَقُولُ: مَنْ صَلَّى

عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ابھی جبریل علیہ السلام مجھے ملے، تو انہوں نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں گا۔''

(احمد بن حنبل: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1662-1664 صفحہ 139 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو یعلی: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 847 صفحہ 193 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر والتہلیل و الذکر، رقم الحدیث 2057 جلد 2 صفحہ 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب سجود الشکر، جلد 2 صفحہ 371 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر رقم الحدیث: 5484,5483 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الہیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب سجود الشکر، رقم الحدیث 3714 جلد 2 صفحہ 479 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دارھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ: 773 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبد بن حمید: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 157 جلد 1 صفحہ 171 مطبوعہ دار بلنسیۃ للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر: 46

حدثنا ابوبکر، حدثنا زید بن الحباب، حدثنا موسی بن عبیدۃ، عن قیس بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ، عن سعد بن ابراھیم، عن ابیہ، عن جدہ عبدالرحمن بن عوف، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

(ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 400، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7 صفحہ 442 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلی: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 859 صفحہ 195- 196 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 243 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17285 جلد 10 صفحہ 181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البزار: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1006 جلد 3 صفحہ 219 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 47

حدثنا الحوطي عبد الوهاب بن نجدة، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن عمرو بن ابي عمرو، عن عبد الواحد وهو ابن محمد بن عبد الرحمن بن عوف عن ابيه، عن جده، قال: رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد سجدة فاطال، فرفع راسه، فسالته عن ذلك؟ فقال:

إِنَّ جِبْرِيْلَ لَقِيَنِي، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيكَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ، ومَنْ سَلَّمَ عَلَيكَ سَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ: احسبه عشرًا قال: فَسَجَدتُ لله عزوجل شكرًا.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا پھر اسے لمبا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اقدس اٹھایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک جبریل علیہ السلام مجھے ملے اور کہنے لگے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے (بصورت رحمت) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجتا ہے۔ فرمایا میں سمجھتا ہوں ایسا دس بار ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالی اس شخص پر دس بار رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس میں نے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔''

(احمد بن حنبل: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه، رقم الحدیث 1664 صفحه 139 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للمنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد 2 صفحه 323 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:48

حدثنا محرز بن سلمة، حدثنا الدراوردی، حدثنا موسی بن عبیدة، عن قبیس بن عبدالرحمن بن ابی صعصعة، عن سعد بن ابراهیم عن ابیه، عن عبدالرحمن بن عوف، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال:

سَجَدتُ شُکرًا لِرَبِی عزوجل فِیمَا أَبلانِی مِنْ أُمَّتِی، مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّت عَلَیهِ الملائِکَةُ عَلَی مِثلِ مَا صَلَّی، فَلیُقِلَّ عَبدٌ مِنْ ذٰلِكَ أَولِیُکثِر۔

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں

اس لیے سجدہ ادا کیا ہے جو اس نے مجھے میری امت کے بارے میں خبر دی کہ: جو جس قدر مجھ پر درود پڑھے گا اللہ کے فرشتے اس پر اسی قدر درود پڑھیں گے اب آدمی کی مرضی وہ مجھ پر (درود) کی کثرت کرے یا کمی۔"

(الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17285 جلد 10 صفحہ 181 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(البزار: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1006 جلد 3 صفحہ 219,220 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 49

حدثنا عبداللہ بن شبیب بن خالد العبسی، حدثنا ابن ابی اویس، قال: اخبرنی اخی، عن سلیمان بن بلال، عن عبیداللہ بن عمر، عن ثابت البنانی، عن انس بن مالك، قال: قال ابو طلحة: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علیھم، یعرفون البشر فی وجھہ، فقالوا: انا لنعرف فی وجھك البشر یارسول اللہ، فقال: أَجَل آتانی الآنَ آتٍ مِن رَبِّی عزوجل، فأَخْبَرَنِی أَنَّهُ لَنْ یُصَلِّیَ عَلَیَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِی اِلا صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ عَشَرَةَ أَمثَالَهَا۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہاں ابھی تھوڑی دیر قبل میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا اور اس نے مجھے یہ خبر دی کہ میری امت میں سے جو بھی کوئی مجھ پر ایک

مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس پر اس کے بدلہ میں دس گنا درود (بصورت رحمت) نازل فرمائے گا۔"

(البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث1 6 15 جلد2 صفحہ212 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث1 صفحہ 22,21 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند ابی طلحۃ، رقم الحدیث:1807 جلد2 صفحہ14 5 مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:50

حدثنا عبیداللہ بن فضالۃ اخبرنا مسلم بن ابراھیم، حدثنا جسر بن فرقد، عن ثابت، عن انس، عن ابی طلحۃ، قال: دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ طیب النفس حسن البشر، فقلت: یارسول اللہ مارایتک اطیب نفسا منک الیوم، قال: مَا یَمنَعُنِی مِنْ ذَلِكَ وَالمَلَكُ یُخبِرُنِی عَنْ رَبِّی عزوجل أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّی عَلَیكَ صَلَّیتُ عَلَیهِ أَنَا مَلَائِکَتِی عَشرًا، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیكَ مِنْ أُمَّتِكَ سَلَّمتُ عَلَیهِ أَنَا مَلَائِکَتِی عَشرًا۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار مزاج نہایت ہی خوبصورت چہرے والا دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج سے پہلے آپ کو اتنے خوشگوار مزاج میں نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں کیوں نہ خوشی کا اظہار کروں ابھی میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر گیا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجیں گے۔ اور جو شخص میری امت سے مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلام (بصورت سلامتی) بھیجیں گے۔"

(الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 4721 تا 4718 جلد 5 صفحہ 101 و 100 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4008-4007 جلد 2 صفحہ 123-122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر: 51

حدثنی حجاج بن یوسف ابو محمد بن الشاعر، حدثنا ابو احمد الزبیری، حدثنا نعیم بن ضمضم، اخبرنا عمران بن حمیری، قال: قال لی عمار بن یاسر: الا احدثك حدیثا حدثنیه رسول الله صلی الله علیه وسلم:

إِنَّ اللهَ أَعطى مَلَكًا من الملائكةِ أَسْمَاءَ الخَلَائِقِ، فَهوَ قَائِمٌ على قبرِي حتَّى تقومُ السَّاعَةُ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ: يَا أَحمَدُ فُلَانُ بنُ فلانٍ باسمِهِ واسم ابیه صَلَّى عَلَيكَ كَذَا وَ كَذَا فَيُصَلِّي الرَّبُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّ اللهُ عَلَيهِ عَشرًا وَإِن زَادَ زَادَهُ اللهُ عزوجل.

ترجمہ: "حضرت عمران بن حمیری کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوقات کے ناموں سے آگاہ فرما رکھا ہے اور وہ قیامت تک میری قبر کے پاس کھڑا ہے تو میرا جب بھی کوئی امتی مجھ پر (ایک بار) درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے اے احمد! فلاں بن فلاں

یعنی اس شخص کا نام لے کر اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ آپ کے اس امتی نے آپ پر اس (ان صیغوں سے، اس محبت بھرے انداز میں) اس طرح درود بھیجا ہے پس اللہ تبارک و تعالی بھی درود نازل کرتا ہے (بصورت رحمت) کیونکہ جس شخص نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا تو اللہ تعالی اس پر دس بار درود نازل کرتا ہے (بصورت رحمت) اور اگر وہ (درود پڑھنا) زیادہ کر دے تو اللہ بھی زیادہ کر دیتا ہے۔"

(الاصبهانی: الترغیب والترهیب، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث71 16 جلد2 صفحه19 3 مطبوعه دار للدائن العلمیة) (البزار: المسند، مسند عمار بن یاسر رضی الله عنه، رقم الحدیث 25 14 جلد 4 صفحه 4 25 صفحه 5 25 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الدعا وغیره، رقم الحدیث 17291-17292 جلد10 صفحه 183 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد 2 صفحه 26 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الاصبهانی: کتاب العظمة، ذکر للملائکة الموکلین فی السموات والارضین، رقم الحدیث1 34 صفحه 125 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحه 125 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 3162 جلد4 صفحه 47 مطبوعه الرسالة العالمیة دمشق) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاة علیه و علی آله علیه الصلاة والسلام ، رقم الحدیث 2215 جلد1 صفحه 3 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (ابن للقری: للعجم ، الجزء الرابع، باب الباء، رقم الحدیث748 صفحه 139 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی الله علیه وسلم صفحه379 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:52

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا حاتم بن اسماعیل، عن محمد بن عبدالله، عن مولی البراء بن عازب، أن النبی صلی الله علیه وسلم

قال:

من صلی علی کتب اللہ عزوجل له بها عشر حسنات، و محا عنه بها عشر سیئات، و رفعه بها عشر درجات، و کن به عدل عتق عشر رقاب۔

ترجمہ: ''حضرت محمد بن عبداللہ روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے غلام سے بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور (اس وجہ سے) اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور (اس وجہ سے) اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ (عمل مجھ پر درود پڑھنا) یہ دس غلاموں کی آزادی کے برابر ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ماجاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 67 حدیث البراء بن عازب صفحه 43 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحه 324 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی للمختار، الباب التاسع: فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها و کیفیتها، الفصل السادس، ما جاء فی فضل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی علیه، صفحه 376 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:53

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا ابن ابی حازم، عن العلاء بن عبدالرحمن، عن ابیه، عن ابی هریرة، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔''

(المسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 912 صفحه 173 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابى داود: السنن كتاب الصلاة، باب فى الاستغفار، رقم الحديث30 15 صفحه 13 3 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (البخارى: الادب المفرد، باب من ذكر عنده النبى صلى الله عليه وسلم فلم يصل عليه، رقم الحديث7 16، صفحه 645 مطبوعه المكتبة الاثرية سانگله هل) (البيهقى: شعب الايمان، باب فى تعظيم النبى صلى الله عليه وسلم واجلاله و توقيره، رقم الحديث3 5 15 جلد2 صفحه209 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الدارمى، السنن، كتاب الرقائق، باب فى فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 2772 جلد2 صفحه08 4 مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى) (الترمذى:الجامع الصحيح، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 485 صفحه9 16 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن، كتاب الصلاة (كتاب السهو)، باب الفضل فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:1297 صفحه1 26 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن حبان: الصحيح، كتاب الرقائق، باب ذكر تفضل الله جل و علا على المصلى على صفية صلى الله عليه وسلم مرة واحدة بمغفرته عشر مرار رقم الحديث 906 صفحه9 4 3 مطبوعه دارالمعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث 4 885 صفحه 04 6 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (نووى: الاذكار من كلام سيد الابرار، كتاب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 293 صفحه 98 مطبوعه المكتبة العصريه صيدا بيروت، لبنان) (السيوطى: الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير، باب حرف الميم، رقم الحديث9 880 صفحه38 6 مطبوعه دارالتوفيقية للتراث قاهره) (المنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد2 صفحه 23 3 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (التبريزى: مشكوة المصابيح، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول صفحه 86 مطبوعه اصح المطابع وكارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث93 4 5 جلد5 صفحه217 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (ابو نعيم: المسند المستخرج على الصحيح الامام مسلم، كتاب الصلاة، باب فى بدء الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 905 جلد2 صفحه1 3 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن دحية الكلبى، نهاية السول فى خصائص الرسول صلى الله عليه وسلم، فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، صفحه 66 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابو يعلى: المسند، شهر بن حوشب، عن ابى هريرة، عن النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 88 4 6

صفحہ7 113 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 9-8 صفحہ 26 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 85 6 جلد 2 صفحہ 228 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 82 172 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن للعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الاحزاب 6 5) جلد 14 صفحہ 209 رقم الحدیث 8 06 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1220 جلد 2 صفحہ 77 موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 809 4 جلد 4 صفحہ 340 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 1 2083 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 73 24 جلد 4 صفحہ 349 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 9 215 جلد 1 صفحہ 8 24 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی رقم الحدیث: 127 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 54

حدثنا ابن ابی کبشۃ، حدثنا ابو عامر، حدثنا زھیر، عن العلاء بن عبدالرحمن، عن ابیہ، عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو (شخص) مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔''

(المسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، رقم الحدیث 912 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابی داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی

الاستغفار، رقم الحدیث30 15 صفحہ13 3مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب من ذکر عندہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل علیہ، رقم الحدیث 645، صفحہ7 16 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث3 5 15 جلد2 صفحہ209 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدارمی، السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2772 جلد2 صفحہ08 4 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (الترمذی:الجامع الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 485 صفحہ9 16مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو) باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:7 129 صفحہ1 26مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر تفضل اللہ جل و علا علی المصلی علی صفیۃ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ بمغفرتہ عشر مرار، رقم الحدیث 906 صفحہ9 34مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 4 885 صفحہ 04 6مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب: الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 293 صفحہ 98مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (السیوطی:الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث9 880 صفحہ38 6مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 23 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الاول صفحہ 86مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث93 4 5 جلد5 صفحہ217 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابو نعیم: المسند المستخرج علی الصحیح الامام مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فی بدء الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 905 جلد2 صفحہ1 3مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن دحیۃ الکلبی، نہایۃ السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ6 6مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابو یعلی: المسند، شھر بن حوشب، عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 88 4 6 صفحہ7 113مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 9-8 صفحہ 26 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 85 6 جلد2 صفحہ 228 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17282 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الاحزاب 56) جلد 14 صفحہ 209 رقم الحدیث 5068 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1220 جلد 2 صفحہ 77 موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4809 جلد 4 صفحہ 340 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 20831 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2473 جلد 4 صفحہ 349 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2159 جلد 1 صفحہ 248 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (للقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی رقم الحدیث: 127 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 55

حدثنا خلاد بن اسلم، حدثنا ابو ھمام الاھوازی، حدثنا عبداللہ بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ و ملائکتہ. فلیکثر عبد او لیقلل۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود (بصورت رحمت) بھیجتے ہیں اب بندے کی مرضی وہ اس میں (درود پڑھنے میں) کثرت کرے یا کمی۔“

(الطبرانی: المعجم الکبیر، عطاء بن یسار عن ابن عمر، رقم الحدیث 13269 جلد 12 صفحہ 256 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 22343 جلد 7 صفحہ 198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر:56

حدثنا خليفة، قال: قال ابو عاصم: عن عبدالله بن مسلم، قال: حدثني رجل من بني ضمرة، عن عبدالرحمن بن عوف، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اعطاني ربي عزوجل انه من صلى عليك من امتك صليت عليه عشرا.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے رب عزوجل نے یہ انعام عطا فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ کی امت میں سے آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو میں اس پر دس بار درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا۔''

حدیث نمبر:57

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا يعقوب بن محمد، حدثنا حاتم بن اسماعيل، عن محمد بن عثمان، عن الوليد بن ابي سندر، عن مولى لعبدالرحمن بن عوف، عن عبدالرحمن بن عوف، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

سجدت شكرا لان جبريل عليه السلام اخبرني انه من صلى على صلى الله عليه۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ''میں نے اس بات پر سجدہ شکر ادا کیا کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجے گا۔''

باب 6: من جعل صلاته ودعاءه صلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"باب اس شخص کے بیان میں جس نے اپنی نماز اور دعا میں ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔"

حدیث نمبر: 58

حدثنا ابوبکر، حدثنا وکیع، عن سفیان، عن عبداللہ بن محمد بن عقیل، عن الطفیل بن ابی بن کعب، عن ابیہ، قال: قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم:

ارایت ان جعلت صلاتی کلها صلاة علیك؟ قال: اذن یکفیك اللہ ما همك من امر دنیاك وآخرتك۔

ترجمہ: "حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: کیا آپ اس بات کی اجازت عطا فرماتے ہیں کہ میں اپنی ہر دعا کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (وسلام) پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تب اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اور آخرت کی تمام مشکلات آسان فرما دے گا۔"

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعا وغیرہ، رقم الحدیث: 172.79 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: غایة المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیة ،باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 808 4 جلد 4 صفحہ 0 4 3 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیہ، رقم الحدیث 2 2124 صفحہ 20 15 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحہ 128-129 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:59

حدثنا محمد بن يحيى بن اخى حرم، حدثنا محمد بن بكر، حدثنا عمر بن محمد، عن زيد بن اسلم، عن ابى صالح، عن ابى هريرة، قال: جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم، فقال: يارسول الله اجعل شطر صلاتى دعاء لك؟ قال:

اذن يكفيك الله هم الدنيا والاخرة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (وسلام) کو اپنی (ہر) دعا کا حصہ بنانا چاہتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تب اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اور آخرت کی تمام مشکلات آسان فرمادے گا۔''

(الهيثمى: كشف الاستار عن زوائد البزار، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 3158 جلد 4 صفحه 45-46 مطبوعه الرسالة العالمية دمشق) (الهيثمى: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى الدعاء وغيره، رقم الحديث 17280 جلد 10 صفحه 180 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

حدیث نمبر:60

حدثنا محمد بن هارون ابو جعفر، حدثنا عمرو بن الربيع، عن رشدين، عن قرة، عن الزهرى، عن محمد بن يحيى بن حبان، عن ابيه، ان رجلا قال للنبى صلى الله عليه وسلم: اجعل نصف صلاتى لك؟ قال:

نعم ان شئت

قال: فالثلثين؟ قال: نعم،

قال: فصلاتی کلھا؛ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن یکفیك اللہ ما ھمك من امر دنیاك وآخرتك۔

ترجمہ: ”محمد بن یحیٰی بن حبان سے روایت ہے وہ اپنے والد گرامی سے روایت نقل کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں اپنی آدھی دعا میں آپ کے لیے درود (و سلام) عرض کرلوں؟ فرمایا: ہاں، اگر تم چاہو تو کرلو اس نے عرض کیا اگر میں دو تہائی حصہ کردوں؟ فرمایا پھر بھی درست ہے اس نے عرض کیا: میں اپنی ساری دعا میں آپ کے لیے درود (و سلام) کرلوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تب اللہ تعالی تمہاری دنیا اور آخرت کے تمام اہم کاموں کو کفایت فرمائے گا۔“

(الطبرانی: المعجم الکبیر، حبان بن منقذ الانصاری، رقم الحدیث 3574 جلد 4 صفحہ 35-36 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 1580 جلد 2 صفحہ 217 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 17281 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 7: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند الصباح والمساء

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صبح وشام درود بھیجنے کے بارے میں“

حدیث نمبر: 61

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا بقية، عن ابراهيم بن محمد بن زياد، عن خالد بن معدان، قال ابوبكر: وحدثنا محمد بن علي بن ميمون، حدثنا سليمان بن عبيدالله، حدثنا بقية بن الوليد، عن ابراهيم بن محمد بن زياد، قال: سمعت خالد بن معدان يحدث عن ابي الدرداء، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من صلى علي حين يصبح عشرا وحين يمشي عشرا ادركته شفاعتي يوم القيامة۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر صبح وشام دس دس مرتبہ درود بھیجے گا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت ملے گی۔“

(الهيثمي: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الاذكار، باب ما يقول اذا اصبح و اذا امسى، رقم الحديث 17022 جلد 10 صفحہ 120 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب النوافل، باب الترغيب فی آيات و اذكار يقولها اذا اصبح و اذا امسى، جلد 1 صفحہ 26 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المناوی: فيض القدير شرح الجامع الصغير من احاديث البشير النذير، رقم الحديث 8811 جلد 6 صفحہ 220 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (السيوطی: الخصائص الكبرى، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله عليه وسلم بفضيلة الصلاة عليه،

جلد 2 صفحہ 6 45 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف للیم، رقم الحدیث 20828 جلد 7 صفحہ 45 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر: 62

حدثنا محمد بن اشکیب ابو جعفر، حدثنا یونس بن محمد، قال: حدثنا الفضل ابن عطاء عن الفضل بن شعیب، عن ابی منصور، عن ابی معاذ، عن ابی کاهل، قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ: واعلمن یا ابا کاهل من صلی علی کل یوم ثلاث مرات و کل لیلة ثلاث مرات حبا و شوقا الی کان حقا علی اللہ ان یغفر له ذنوبه تلك اللیلة و ذلك الیوم۔

ترجمہ: ''حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! اچھی طرح جان لو! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشنا اپنے اوپر واجب کر لیتا ہے۔''

(الطبرانی: للمعجم الکبیر، قیس بن عائذ ابو کاهل، رقم الحدیث 928 جلد 18 صفحہ 361-362 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الوصایا، باب وصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7122 جلد 4 صفحہ 282 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 328، کتاب التوبة والزهد، باب الترغیب فی الخوف و فضله، جلد 4 صفحہ 132 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (العسقلانی: الاصابة فی تمیز الصحابة، حرف الکاف، القسم الاول، رقم الترجمة 10438 ابو کاهل جلد 4 صفحہ 2339 مطبوعہ المکتبة الوحیدیة پشاور)
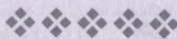
باب 8: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یوم الجمعة

''باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جمعہ کے دن درود بھیجنے کے بیان میں''

حدیث نمبر: 63

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا حسین بن علی الجعفی، عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عن ابی الاشعث الصنعانی، عن اوس بن اوس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة، فیه خلق آدم علیه السلام، و فیه النفخة، و فیه الصعقة، فاکثروا علی فیه من الصلاة، فان صلاتکم معروضة علی۔

فقال رجل: کیف تعرض علیك وقد ارمت؟ یعنی بلیت فقال: ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

ترجمہ: ''حضرت ابوالاشعث صنعانی نے حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک کا دن سب سے افضل ہے اس دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن میں سب بے ہوش ہوں گے، پس اس دن مجھ پر کثرت سے دورد پاک بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اقدس پر ایک زمانہ گزر

چکا ہوگا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کردیا ہے۔''

(ابی داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الجمعۃ، و فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث 7 4 10 صفحہ 219 کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث1 3 15 صفحہ 13 3 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الجمعۃ)، باب اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، رقم الحدیث 75 13 صفحہ 79 2 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 1084 صفحہ 188 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 72 15 جلد1 صفحہ 445 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان صلاۃ من صلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم من امتہ تعرض علیہ وفی قبرہ، رقم الحدیث 910 صفحہ 0 35 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجمعۃ، رقم الحدیث 7 105 جلد1 صفحہ 87 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث اوس بن اوس الثقفی، رقم الحدیث 2 16 16 صفحہ 1106 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ 398-99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، باب من اسمہ اوس، باب فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 89 5 جلد1 صفحہ 216-217 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الجمعۃ، صفحہ 120 مطبوعہ اصح المطالع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الجمعۃ، باب مایو مربہ فی لیلۃ الجمعۃ یو مہا من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد3 صفحہ 248-9 24 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث 80 24 صفحہ 185 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الخضری: اللفظ المکرم بخصائص النبی المعظم صلی اللہ علیہ وسلم، النوع الرابع، القسم الثانی المسالۃ الحادیۃ والاربعون: ان الارض تاکل لحوم الانبیا، صفحہ 391-92 3 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 295 صفحہ 8 9 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی، ابواب مرضہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب السادس والاربعون: فی انہ لا یبلی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2 6 15 صفحہ 825 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر:

تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5 جلد5 صفحہ 223 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث22 صفحہ 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی یوم الجمعۃ والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث550 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشوکانی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، ابواب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ وذکر ساعۃ الاجابۃ و فضل الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ، رقم الحدیث 1204 جلد3 صفحہ 262 صفحہ 263 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی الصلاۃ، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث3029 جلد3 صفحہ 109-110 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمۃ 1038 اوس بن اوس ویقال ابن ابی اوس الثقفی، جلد9 صفحہ 296 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند اوس بن اوس، رقم الحدیث611 جلد1 صفحہ 289 مطبوعہ مکتبہ الرشدہ الریاض) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث2199 جلد1 صفحہ 252 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر:64

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا الولید، عن ابی رافع، عن سعید المقبری، عن ابی مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اکثروا علی الصلاۃ یوم الجمعۃ، فانہ لیس یصلی علی احد الا عرضت علی صلاتہ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا): ''جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔''

(الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث: 28 6 3 جلد3 صفحہ 29-0 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث:0 03 3 جلد3 صفحہ 110

مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (الشوکانی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، ابواب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة و ذکر ساعة الاجابة و فضل الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیه، رقم الحدیث1207 جلد3 صفحہ2 26 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

باب 9: تامين النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قول جبریل علیه السلام: رغم انف من ذکرت عنه فلم یصل علیك

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبریل علیہ السلام کے اس قول پر ”آمین“ کہنے کے بارے میں کہ خاک آلود ہو جائے اس شخص کی ناک کہ جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا“

حدیث نمبر:65

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی، حدثنا یزید بن زریع، حدثنا عبدالرحمن بن اسحاق، عن سعید المقبری، عن ابی ہریرة، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم۔ قال:

ارغم اللہ انف رجل ذکرت عنده فلم یصل علی، و رغم انف رجل ادرك عنده ابواه الکبر فلم یدخلا به الجنة، و ارغم اللہ انف رجل دخل علیه رمضان ثم انصرف ولم یغفر له.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کی ناک خاک آلود کرے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، اور ناک خاک آلود ہو اس آدمی کی جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکے (کیونکہ اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہیں

کیا جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوا)، اور اللہ تعالی ناک خاک آلود کرے اس آدمی کی جس کو رمضان کا مہینہ میسر آیا اور اس کی مغفرت سے قبل وہ مہینہ گزر گیا۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل ذکرت عنده، رقم الحدیث: 45 35 صفحہ0 105 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ماذکرناه، رقم الحدیث: 908 صفحہ9 4 3 مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث1 5 74 صفحہ17 5 رقم الحدیث7 5 86 صفحہ 5 8 5 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحہ1 3 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث02 5 5 جلد5 صفحه 218 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الحاکم: للستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر والتهلیل والذکر، رقم الحدیث: 3 205 جلد: 2 صفحه 106 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر:66

حدثنا یعقوب، حدثنا ابن ابی حازم، وسفیان بن حمزة، عن کثیر بن زید، عن الولید بن رباح، عن ابی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔"

(ابن خزیمة: الصحیح، کتاب الصیام، باب استحباب الاجتهاد فی رمضان لعل الرب عزوجل برافته و رحمته، رقم الحدیث 1888 جلد 3 صفحه 192 مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر رجاء دخول الجنان للصلی علی للصطفی صلی الله علیه وسلم وسلم عند ذکره مع خوف دخول النیران عند اغضائه عنه کما کلما ذکره، رقم الحدیث: 907 صفحہ9 4 3 مطبوعه دارللعرفة بیروت، لبنان) (البخاری: الادب للفرد، باب من ذکره عنده النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصل علیه، رقم الحدیث: 46 6 صفحہ8 16 مطبوعه للکتبة الاثریة سانگله هل) (للنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ،

جلد2 صفحہ 33 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف به تفسیر السراج للنیر، زیر آیت سورۃ الاحزاب 56 جلد 3 صفحہ 7 3 3 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیمن ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 19 173 جلد 10 صفحہ 189 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی صلی اللہ علیه وسلم، ابواب مرضه ووفاته صلی اللہ علیه وسلم، الباب الرابع والاربعون: فی ذم من ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 9 5 15 صفحہ 4 82 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم رقم الحدیث 9 16 3 جلد 4 صفحہ 49 مطبوعه دارالرسالة العالمیة بیروت)

حدیث نمبر: 67

حدثنا احمد بن محمد ابو جعفر المروزی، حدثنا یحیی بن یزید النوفلی، حدثنی ابی، عن ابی سلمة، ویزید بن رومان، عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

آتانی جبریل علیه السلام فقال: شقی امرُؤٌ او تعس امرُؤٌ ذکرت عنده فلم یصل علیك۔

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا: بد بخت ہے وہ شخص یا نامراد ہوا وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر مبارک کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔“

حدیث نمبر: 68

حدثنا عمر بن الخطاب، حدثنا حسان بن غالب، حدثنا عبدالله بن لهیعة، عن عبدالله بن یزید الحضرمی، عن مسلم بن یزید الصدفی، عن عبدالله بن الحارث بن جزء الزبیدی، انه قال: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومًا المسجد، فصعد المنبر، فلما قعد قال:

آمین فقال:

ان جبریل آتانی فقال: من ذکرت عندہ فلم یصل علیك فابعدہ اللہ ثم ابعدہ فقلت: آمین۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، منبر پر جلوہ فرما ہو کر فرمایا: ''آمین''! اور (پھر) ارشاد فرمایا بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر مبارک کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو اللہ تعالی اس کو (اپنی رحمت سے) دور کر دے (یہ آپ نے دوبار ارشاد فرمایا) تو میں نے کہا: ''آمین''۔''

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیمن ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 14 173 جلد 10 صفحه 188 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 7 16 3 جلد 4 صفحه 4 8 مطبوعه الرسالة العالمیة دمشق) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 90 حدیث عبدالله بن جزء الزبیدی صفحه 9 4 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

باب10: ما امر به النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصلاۃ علیہ مع الصلاۃ علی المرسلین

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ رسولوں پر درود کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی درود بھیجا جائے۔"

حدیث نمبر:69

حدثنا محمد بن زاهر، حدثنا سليمان بن عبدالرحمن، حدثنا شعيب بن اسحاق، عن سعيد بن ابی عروبة، عن قتادة، عن انس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
اذا صليتم على المرسلين فصلوا على معهم، فانی رسول من المرسلين۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم رسولوں پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو، بے شک میں رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔"

(السیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، (زیر آیت سورۃ الصافات:188) جلد7 صفحہ 123 مطبوعہ مکتبۃ الاشرفیۃ کانسی روڈ کوئٹہ) (قرطبی: الجامع الاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الصافات:181) جلد 15 صفحہ 93 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الصافات: 188) رقم الحدیث 3 73 5 جلد 5 صفحہ7 6 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (حقی: تفسیر روح البیان، (زیر آیت سورۃ الصافات:188) جلد7 صفحہ 86 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی، (زیر آیت سورۃ الصافات: 181) جلد 5 صفحہ 2 24 مطبوعہ دارالکتب الغلمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:70

حدثنا ابو يحيى محمد بن عبد الرحيم، حدثنا الحسين بن محمد، حدثنا شيبان، عن قتادة، عن انس بن مالك، عن ابى طلحة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اذا سلمتم على فسلموا على المرسلين.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو تمام رسولوں پر بھی سلام بھیجو۔“

(ابو نعيم: تاريخ اصبهان، باب الواو، رقم الترجمة: 1823الوليد بن ابان بن بونة ابو العباس جلد 2 صفحہ311 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبری: جامع البیان عن آی القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری، زیرآیت سورة الصافات 181 جلد 23 صفحہ137 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت) (الطبرانی: التفسیر الکبیر، (زیر آیت سورة الصافات:188) جلد5 صفحہ327 مطبوعہ دار الکتاب الثقافی الاردن) (ابن ابی حاتم: تفسیر ابن ابی حاتم، رقم الحدیث: 18846، 18844 جلد 7 صفحہ392 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی، (زیر آیت سورة الصافات:181) جلد 5 صفحہ 242 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عطیہ اندلسی: المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، (زیر آیت سورة الصافات:181) جلد 4 صفحہ490 مطبوعہ دار الکتب العمیہ بیروت، لبنان) (ابی منصور: تاویلات اہل السنۃ المعروف بہ تفسیر ماتریدی (زیر آیت سورة الصافات: 181) جلد 8 صفحہ596 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعرف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث5734 جلد5 صفحہ 367 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:71

حدثنا احمد بن عصام، حدثنا ابو عاصم، عن محمد بن عبدة، عن ابراهيم بن محمد، عن ابيه، عن جابر بن عبد الله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

لا تجعلونى كقدح الراكب، ان الراكب يملأ قدحه، فاذا فرغ وعلق معاليقه فان كان فيه ماءٌ شرب حاجته او الوضوءَ توضأ، والا

اهراق القدح، فاجعلونی فی اول الدعاء وفی اوسطه، ولا تجعلونی فی آخر۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے ساتھ سوار کے پیالہ والا سلوک نہ کرنا، سوار اپنے پیالے کو بھر کر رکھتا ہے پس جب وہ فارغ ہو جاتا ہے تو وہ اسے کسی چیز کے ساتھ لٹکا دیتا ہے پس اگر اس میں پانی ہو تو وہ بوقت ضرورت پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے ورنہ پیالے کو اُنڈیل دیتا ہے۔ پس تم مجھے دعا کی ابتدا اور درمیان میں یاد کرو اور دعا کے آخر میں نہ لے جاؤ۔''

(البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 78 15 جلد 2 صفحہ 216 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القضاعی: مسند الشھاب، رقم الباب: 10 6 لا تجعلونی کقدح الراکب، رقم الحدیث 4 94 جلد 2 صفحہ 9 8 مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ دمشق) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب فیما یستفتح بہ الدعاء من حسن الثناء علی اللہ سبحانہ و تعالی والصلاۃ علی النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 6 1725 جلد 10 صفحہ 174 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (عبدالرزاق: المصنف، ابواب التشھد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 117 3 جلد 2 صفحہ 215- 216 مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 9 6 صفحہ 43-44 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للمصنف، جلد 1 صفحہ 0 13 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف اللام الالف، رقم الحدیث 2 45 3,25 45 25 جلد 8 صفحہ 185 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث: 9 4 2 2 جلد 1 صفحہ 6 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الاحزاب: 56) رقم الحدیث 6 5 5 جلد 5 صفحہ 222 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

❖❖❖❖❖

باب 11: مسألة الوسيلة لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثواب من سال ذلك

''باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلے کے سوال کرنے کے بارے میں اور سائل کے ثواب کے بارے میں''

حدیث نمبر: 72

حدثنا ابوبكر، حدثنا محمد بن فضيل، عن ليث، عن كعب، عن ابی هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

سلوا الله عزوجل لی الوسيلة۔

قالوا: وما الوسيلة؟ قال: اعلى درجة فی الجنة لا ينالها الا رجل وارجو ان اكون انا هو۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل سے میرے لیے مقام وسیلہ طلب کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وسیلہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجے کا نام ہے اور اس کو صرف ایک آدمی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آدمی میں ہی ہوں گا۔''

(احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هريرة رضی الله عنه، رقم الحديث 8770 صفحه 99 5 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابی شيبة: المصنف، كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمداً صلى الله عليه وسلم، جلد 7 صفحه 2 4 4 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (ابی يعلى: المسند، شهر بن حوشب عن ابی هريرة رضی الله عنه، رقم الحديث 6 4 07 صفحه 1126 مطبوعه دار المعرفة بيروت، لبنان) (ابن راهويه: المسند، مايروى عن ابی يحيى مولى جعدة... الخ، رقم الحديث 297 صفحه 146-7 14 مطبوعه دار الكتاب العربی

بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5494- 5495۔ جلد 5 صفحہ 217 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبدالرزاق: للمصنف، ابواب التشهد، باب الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3119 جلد 2 صفحہ 216-217 مطبوعہ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب اجابة المؤذن و ما یقول عند الاذان والاقامة، رقم الحدیث: 1877 جلد 2 صفحہ 8 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاة علیہ و علی آلہ علیہ الصلاة والسلام، رقم الحدیث: 2179 جلد 1 صفحہ 250 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 13 صفحہ 24 مطبوعہ المكتبة العصریہ صیدا بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف السین، رقم الحدیث: 12989 جلد 4 صفحہ 425 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 73

حدثنا ابوبکر، حدثنا عبید اللہ بن موسی، عن موسی بن عبیدة، عن محمد ابن عمرو بن عطاء، عن ابن عباس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

سلوا اللہ لی الوسیلة، فمن سالها لی فی الدنیا کنت له شاهدا أو شفیعا یوم القیامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو پس جو (مسلمان) میرے لیے اس دنیا میں اس کا سوال کرے گا تو میں روز قیامت اس کے لیے گواہ یا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔"

(ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب الدعا، باب ما ذکر فیمن سال الوسیلة، جلد 7 صفحہ 96 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، رقم الحدیث 336 جلد 1 صفحہ 190 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب اجابة للمؤذن وما یقول عند الاذان والاقامة، رقم الحدیث: 1880 جلد 2 صفحہ 96 مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف السین، رقم الحدیث 12990 جلد 4 صفحہ 425 مطبوعہ

دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث8 4صفحه8 4 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاة علیه وعلی آله علیه الصلاة والسلام، رقم الحدیث2188 جلد1 صفحہ1 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر:74

حدثنا ایوب الوزان، حدثنا الولیدبن الولید، قال: حدثنی ابن ثوبان، عن کعب ابن علقمة، عن ابی عبدالرحمن العذری، عن عبدالله بن عمرو، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:

سلوا الله لی الوسیلة، فانها منزلة فی الجنة لعبد من عباد الله، وارجو ان اکون انا هو، من سالها لی حلت له شفاعتی یوم القیامة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''اللہ تعالی سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت واجب ہوگی۔''

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یسال الله له الوسیلة، رقم الحدیث:9 84صفحہ 3 16مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذاسمع الموذن، رقم الحدیث 23 5 صفحہ118 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة، (کتاب الاذان)، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث:79 6 صفحہ0 14 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب الاذان، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث4 165 جلد2 صفحہ2 25، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، ومسالة الوسیلة له بین، (مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، الاذان والاقامة،

رقم الحديث 9790 جلد 9 صفحہ 24)) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6656 صفحہ 645 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمۃ: الصحیح، ابواب الاذان والاقامۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغ سماع الاذان، رقم الحدیث 418 جلد 1 صفحہ 218-219 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (عبد بن حمید: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 354 جلد 1 صفحہ 286 مطبوعہ دار بلنسیۃ للنشر والتوزیع الریاض) (ابو عوانۃ: المسند، کتاب الصلاۃ، باب بیان ایجاب اجابۃ المؤذن اذان والصلاۃ علی النبی وسوال الوسیلۃ لہ، وثواب من قال ذلک، رقم الحدیث 376 جلد 1 صفحہ 272 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (ابو نعیم: المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال عند سماع الاذان، رقم الحدیث 842 جلد 2 صفحہ 7 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا فرغ من ذلک، رقم الحدیث: 1930 جلد 1 صفحہ 603 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب اجابۃ المؤذن، رقم الحدیث 421-422 جلد 2 صفحہ 258 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الاحزاب: 56) رقم الحدیث 7055 جلد 5 صفحہ 220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ...، الخ، رقم الحدیث: 3614 صفحہ 1070 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

باب 12: ما امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم به ان يقول عند الاذان ويسأل الله له فی ذلك الوقت الوسيلة

''باب اس حکم کے بیان میں کہ اذان کے وقت کیا کہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلے کا سوال کرے۔''

حدیث نمبر: 75

حدثنا دحيم، حدثنا عمرو بن ابی سلمة، حدثنا صدقة وهوا بن خالد، عن سليمان بن ابی كريمة، عن ابی قرة، عن عبدالله بن ضمرة السلولی، عن ابی الدرداء، ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يقول اذا سمع الموذن:

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علی محمد واعطه سوله يوم القيامة وكان يسمعها من قوله، ويجب ان يقولوا مثل ذلك وجبت له شفاعة محمد صلی الله عليه وسلم يوم القيامة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علی محمد واعطه سوله يوم القيامة ''اے میرے اللہ اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن ان کی (ہمارے حق میں) دعا قبول فرما''

اور یہ کلمات اونچی آواز میں کہتے (تاکہ اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنا سکیں) اوران پر بھی واجب ہو کہ (جب موذن کو اذان دیتے ہوئے سنیں) تو اسی طرح کہیں اور (جس نے یوں کیا) قیامت کے دن اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔"

(الطبرانی: للمعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحديث 194 جلد1 صفحه 70 من اسمه سيف، رقم الحديث 2 6 36 جلد2 صفحه 03 4 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، لبنان) (الهيثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الصلاة، باب اجابة الموذن وما يقول عند الاذان والاقامة، رقم الحديث 1878 جلد2 صفحه 6 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الصلاة، باب الترغيب فی اجابة الموذن و بما ذا يجيبه وما يقول بعد الاذان، جلد1 صفحه 116 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه) (الطبرانی: كتاب الدعا، باب القول عند الاذان، الجز الثالث، رقم الحديث 432 صفحه 16 مطبوعه دار الحديث قاهره)

حدیث نمبر:76

حدثنا محمد بن مسلم بن وارة، حدثنا علی بن عياش، اخبرنا شعيب، عن محمد ابن المنكدر، عن جابر بن عبدالله الانصاری، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الفضيلة والوسيلة يوم القيامة الذی وعدته الا وجبت له شفاعتی يوم القيامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا مانگی: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الفضيلة والوسيلة يوم القيامة الذی وعدته "اے میرے اللہ اے دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب عطا فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت اور وسیلہ قیامت کے دن جس کا ان سے تو نے وعدہ فرمایا۔" تو اس

شخص کے لیے میری شفاعت روز قیامت واجب ہوگئی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب الاذان، باب الدعا عند النداء، رقم الحدیث 614 صفحہ 102، کتاب التفسیر، باب قوله عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، رقم الحدیث 4719 صفحہ 817 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الدعا و عند الاذان، رقم الحدیث 529 صفحہ 119 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة، باب منه ایضا، رقم الحدیث: 211 صفحہ 77 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة، باب الدعا عند الاذان، رقم الحدیث 681 صفحہ 140 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن کتاب الصلاة باب مایقال اذا اذان الموذن، رقم الحدیث: 722 صفحہ 126 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: کتاب الدعاء، باب القول عند الاذان، الجزء الثالث، رقم الحدیث 430 صفحہ 116 مطبوعہ دار الحدیث قاهره) (الطبرانی: العجم الاوسط، من اسمه عبدالرحمن، رقم الحدیث 4465 جلد 3 صفحہ 302-301 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الصغیر، من اسمه عبدالرحمن، رقم الحدیث 670 صفحہ 635 مطبوعہ مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب ذکر ایجاب الشفاعة فی القیامة لمن سال الله جل و علا نصفیه لها صلی الله علیه وسلم للقام المحمود عند الاذان یسمعه، رقم الحدیث 1689 صفحہ 536 مطبوعہ دار المعرفة بیروت) (احمد بن حنبل، المسند، مسند جابر بن عبدالله رضی الله عنه، رقم الحدیث 14817 صفحہ 989 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذا فرغ من ذلک، رقم الحدیث 1933 جلد 1 صفحہ 604-603 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، ابواب الاذان، باب الدعاء عند الاذان، رقم الحدیث 9656 جلد 2 صفحہ 325 مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر: 77

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثنا ابو عبدالرحمن المقرى، حدثنا حيوة بن شريح، حدثنا كعب بن علقمة، عن عبدالرحمن بن جبير، قال: سمعت عبدالله بن عمرو، يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اذا اذن الموذن فقولوا مثلما يقول ثم صلوا على، فانه من صلى على صلاة صلى الله عليه عشرا، ثم سلوا الله عزوجل لى الواسيلة، فانها

منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عبادہ. وارجوان اکون انا ھو، فمن سأل لی الوسیلة حلت علیہ الشفاعة۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب موذن اذان کہے تو تم اسی طرح کہو (یعنی اس کے ساتھ اذان کے کلمات دہراؤ) پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ عزوجل سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسال اللہ له الوسیلة، رقم الحدیث: 849 صفحہ 163 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذاسمع الموذن، رقم الحدیث 523 صفحہ118 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الاذان)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بعد الاذان، رقم الحدیث: 679 صفحہ140 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث 1654 جلد2 صفحہ 225، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ومسالة الوسیلة له بین، (مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، الاذان والاقامة، رقم الحدیث 9790 جلد9 صفحہ 24)) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6568 صفحہ 645 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمة: الصحیح، ابواب الاذان والاقامة، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغ سماع الاذان، رقم الحدیث 418 جلد1 صفحہ 218-219 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (عبد بن حمید: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 354 جلد1 صفحہ 286 مطبوعہ داربلنسیة للنشر والتوزیع الریاض) (ابو عوانة: المسند، کتاب الصلاۃ، باب بیان ایجاب اجابة للموذن اذا اذان، والصلاۃ علی النبی وسوال الوسیلة له، وثواب من قال ذلك، رقم الحدیث 376 جلد1 صفحہ 227 مطبوعہ دارالکتب العلمیه، بیروت) (ابو نعیم: المسند

المستخرج على صحيح الامام مسلم، كتاب الصلاۃ، باب ما يقال عند سماع الاذان، رقم الحديث 2 84 جلد2 صفحہ7 مطبوعہ دار الکتب العلميه، بيروت، لبنان) (البيهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما يقول اذا فرغ من ذلك، رقم الحديث: 0 193 جلد1 صفحہ 03 6 مطبوعہ دار الکتب العلميه، بيروت، لبنان) (البغوی: شرح السنة، کتاب الصلاۃ، باب اجابة للموذن، رقم الحديث 421-22 4 جلد2 صفحہ8 5 مطبوعہ دار التوفيقية للتراث قاهره) (ابن کثير: تفسير القرآن العصيم المعروف به تفسير ابن کثير، زير آيت سورة الاحزاب: 6 5 رقم الحديث 07 5 5 جلد5 صفحہ220 مطبوعہ مکتبہ رشيديه سرکی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحيح، ابواب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسيلة... الخ، رقم الحديث: 14 36 صفحہ 1070 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزيع الرياض)

حدیث نمبر: 78

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا عبد الغفار بن داود، حدثنا ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، عن زياد بن نعيم، عن وفاء بن شريح، عن رويفع بن ثابت، قال: من قال:

اللهم صل على محمد و انزله المقعد المقرب عندك وجبت له شفاعتي۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے بھی (اذان سنی اور یہ دعا کی): اللھم صلی علی محمد وانزله المقعد المقرب (اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور (قیامت کے دن) اپنے قرب خاص میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ عطا فرما) کہا: ”اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

(احمد بن حنبل، المسند، حديث رويفع بن ثابت الانصاری رضی الله عنه، الحديث 991 16 صفحہ 1180 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (الطبرانی: المعجم الکبير، رويفع بن ثابت انصاری، رقم الحديث: 80 4 4 جلد5 صفحہ 25- 26 مطبوعہ دار احياء التراث العربی، بيروت، لبنان) (الهيثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعية، باب کيفية الصلاۃ عليه وما يضم اليها، رقم الحديث: 04 173 جلد10 صفحہ 185 مطبوعہ دار الکتب العلميه، بيروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمه بکر، رقم الحديث: 285 3 جلد2 صفحہ 279 مطبوعہ دار الکتب العلميه بيروت، لبنان) (المنذری: الترغيب والترهيب

من الحديث الشريف، كتاب الذكر و الدعا، باب ما الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد2 صفحه29 3مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم للعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث 5 5صفحه 0 22مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (الهيثمى: كشف الاستار عن زوائد البزار، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:7 15 3جلد 4صفحه 45مطبوعه الرسالة العالمية دمشق) (ابن قانع: معجم الصحابة، باب الراء، رويفع بن ثابت بن سكن بن عدى بن حارثة بن عمرو، جلد1صفحه 206رقم الحديث:91 3مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان) (ابن ابى عاصم: كتاب السنة، فى ذكر قول النبى صلى الله عليه وسلم اختبات دعوتى شفاعة لامتى، رقم الحديث: 7 2 8صفحه 3 14مطبوعه دار الكب العلميه، بيروت، لبنان) (البزار: للسند، مسند رويفع بن ثابت رضى الله عنه، رقم الحديث 15 23جلد6 صفحه299 مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان) (الهيثمى: مجمع البحرين فى زوائد المعجمين، كتاب الادعية، باب فى من صلى عليه وساله له المقعد المقرب رقم الحديث:43 46جلد 4صفحه9 23مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان) (السيوطى: جمع الجوامع، حرف الميم، رقم الحديث:7 4 223جلد 7صفحه199 مطبوعه دار الكتب العلمية، بيروت) (ابن الجوزى: جامع المسانيد، مسند رويفع بن ثابت الانصارى، رقم الحديث: 89 16جلد 2 صفحه8 45مطبوعه مكتبه الرشد الرياض) (الهندى: كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال، كتاب الاذكار، الباب السادس: فى الصلاة عليه و على آله عليه الصلاة والسلام، رقم الحديث 2185 جلد1 صفحه1 25 مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنى سٹريٹ اردو بازار لاهور)
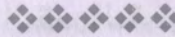
باب13: ما امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل المسجد من الصلاۃ علیہ واذا خرج

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ مسجد میں داخل ہونے والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور جب وہ (مسجد سے) نکلے تب بھی۔"

حدیث نمبر:79

حدثنا ابو روح الدلال، حدثنا حميد بن الاسود، عن الضحاك بن عثمان، عن سعيد المقبرى، عن ابى هريرة، قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اذا دخل احدكم المسجد فليصل على وليقل اللهم افتح لنا ابواب رحمتك، واذا خرج من المسجد فليصل على النبى صلى الله عليه وسلم وليقل: اعصمنا من الشيطان۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے اور یوں کہے: اللهم افتح لنا ابواب رحمتك "اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب باہر نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اے اللہ مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھنا۔"

(ابن ماجه، السنن، كتاب الصلاة (ابواب المساجد و الجماعات)، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحديث 773 صفحه 135 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول اذا دخل للمسجد، رقم الحديث9 983 جلد 9 صفحه0 4 مطبوعه موسسة الرسالة، بيروت) (ابن حبان الصحيح، كتاب الصلاة، باب ذكر الامر بسوال الله جل و علا من فضله للداخل من

للمسجد، رقم الحديث 2047-0 205 صفحہ27 6مطبوعہ دارالمعرفة بیروت ، لبنان) (الحاکم: للمستدرك على الصحیحین، کتاب الصلاة، ومن کتاب الامامة وصلاة الجماعة، رقم الحدیث: 771 جلد1 صفحہ 314 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن خزیمہ: الصحیح، ابواب الاذان والاقامة، باب السلام على النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مسألة اللہ فتح ابواب الرحمة عنه دخول للمسجد، رقم الحدیث2 45 جلد1 صفحہ1 23، کتاب المناسك، باب الدعاء، عند دخول المساجد، رقم الحدیث 2706 جلد4 صفحہ210 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الهیثمی: مواردالظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب المواقیت، باب مایقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث:21 3 جلد1 صفحہ101 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الهمزہ، رقم الحدیث 05 13 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذا دخل للمسجد، رقم الحدیث21 3 4 جلد 2 صفحہ20 6 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

باب14: امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المتوضئ ان یصلی علیہ مع وضوئہ

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بیان میں کہ وضو کرنے والا اپنے وضو کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔"

حدیث نمبر:80

حدثنا دحیم قال: حدثنا ابن ابی فدیك، حدثنا عبد المهیمن بن عباس بن سهل بن سعد، عن ابیه، عن جده، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

لا وضوء لمن لم یصل علی۔

ترجمہ: "عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کا وضو نہیں جس شخص نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔"

(ابن حجر مکی: الدر المنضود فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود (مترجم)، الفصل السابع صفحہ310 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب وجوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3967 جلد2 صفحہ295 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 22 حدیث سهل بن سعد الساعدی، صفحہ27 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

باب15: ما امر به النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصلاۃ علیه عند طنين اذن الانسان وذكره

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے جب بھی کسی انسان کا کان بجنے لگے اور آپ کا ذکر کرے۔"

حدیث نمبر:81

حدثنا ابو الربيع، حدثنا حبان بن علی، حدثنا محمد بن عبيد الله بن ابی رافع، عن اخيه عبد الله بن عبيد الله بن ابی رافع، عن ابيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم:

اذا طنت اذن احدکم فليصل علی وليقل ذکر الله بخير من ذکرنی۔

ترجمہ: "محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع اپنے بھائی عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کان بجے پس اسے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالی اس کو خیر کے ساتھ یاد فرمائے جس نے مجھے (خیر کے ساتھ) یاد کیا۔"

(الطبرانی: للمعجم الکبیر، عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ، رقم الحدیث:8 95 جلد1 صفحہ21 3 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الاوسط، باب النون، من اسمہ نصر، رقم الحدیث 9222 جلد6 صفحہ 405 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الصغیر، باب النون من اسمہ نصر، رقم الحدیث 4 110 صفحہ23 5 مطبوعہ مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا طنت، رقم الحدیث 2 1714 جلد10 صفحہ7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بما ثور

الخطاب، باب الالف، رقم الحدیث: 21 13 جلد 1 صفحہ2 3 3 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا طنت اذنہ، رقم الحدیث 125 3 جلد 4 صفحہ2 3 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ دمشق) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب المعیشۃ والعادات، من قسم الاقوال 4 4 16 4 الفضل الثالث: فی آداب التنعل والمشی، احادیث متفرقۃ من کتاب المعیشۃ، رقم الحدیث: جلد 15 صفحہ 1 77 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن عدی: الکامل فی ضعفاء الرجال، الجزء السابع، رقم الترجمۃ۔24 16 محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، جلد 7 صفحہ 71 2 الجزء الثامن، رقم الترجمۃ2 193 معمر بن محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، جلد 8 صفحہ8 20 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الرؤیانی: مسند الصحابۃ المعروف بمسند الرویانی، مسند ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحادیث موالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 718 صفحہ 282- 283 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (العجلونی: کشف الخفاء ومزیل الالباس، الهمزۃ مع الذال المعجمۃ، رقم الحدیث 292 جلد1 صفحہ91 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمہ 06 6 ابراہیم بن سلیمان بن داود ابو اسحاق بن ابی داود الاسدی المعروف بالبرلسی جلد 6 صفحہ 3 4 3 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان) (حکیم الترمذی: نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول، الاصل الثالث والثمانون والمئتان رقم الحدیث:2 4 15 جلد 6 صفحہ 83 4 مطبوعہ دارالنوادر، لبنان) (البزار: المسند، مسند ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 884 3 جلد 9 صفحہ28 3 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الاحزاب6: 5 6) رقم الحدیث30: 5 5 جلد 5 صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن السنی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا طننت اذنہ، رقم الحدیث 6 16 صفحہ66 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الشعرانی: البدرالمنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث 811 صفحہ 102 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: المقاصد الحسنۃ، حرف الهمزۃ، رقم الحدیث 70 صفحہ2 5 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

باب16: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لرجل صلی ودعا ولم یحمد ربه ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجل هذا

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شخص کے لیے فرمان کے بارے میں جس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی لیکن نہ ہی اپنے رب کی حمد کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا فرمایا کہ یہ جلد باز ہے۔"

حدیث نمبر:82

حدثنا حسین بن حسن، حدثنا ابن المبارك، حدثنا حیوة، قال: اخبرنی ابو مالك الخولانی، ان عمرو بن مالك التجیبی حدثه، انه سمع فضالة بن عبید یقول، سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو فی صلاته لم یحمد ربه ولم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال عجل هذا ثم دعاه فعلمه.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن مالک التجیبی نے حضرت سیدنا فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالی کی حمد بیان کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا پس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ "تو نے جلدی کی ہے۔" پھر اسے بلا کر طریقہ دعا تلقین فرمایا۔"

(ابو داود: السنن، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم الحدیث: 81 14 صفحه 304- 305 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثنا و الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث77 4 3 صفحه2 103 مطبوعه دار السلام

للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب التطبیق)، باب التمجید والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ، رقم الحدیث 1285 صفحہ8 25 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب فیما یستفتح بہ الدعاء من حسن الثنا علی اللہ سبحانہ و تعالی والصلاۃ علی النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 1725 جلد 10 صفحہ 174 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلها، رقم الحدیث 635 جلد1 صفحہ117 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب التامین، رقم الحدیث:1017 جلد1 صفحہ376-0 36 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فضالۃ بن عبید الانصاری، رقم الحدیث7 93 23 صفحہ 5 174 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمۃ: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشهد، رقم الحدیث9 70 جلد1 صفحہ 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر البیان بان المرء مامور بالصلاۃ علی النبی المصطفی... الخ، رقم الحدیث0 196 صفحہ03 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب استفتاح الدعاء بالحمد للہ تعالی والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث02 3 صفحہ 100 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیرت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 106 صفحہ 86 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث77 4 5 جلد5 صفحہ212 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، عمرو بن مالك ابو علی الجهنی، عن فضالۃ بن عبید، رقم الحدیث 791 جلد18 صفحہ 307-08 3 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

باب17: ماذکر عن النبی ﷺ: من نسی الصلاۃ علی خطی طریق الجنۃ

”باب اس کے بیان میں کہ نبی کریم ﷺ سے جو روایت کیا گیا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔“

حدیث نمبر:83

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ، حدثنا حفص بن غیاث، عن جعفر بن محمد، عن ابیہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من ذکرت عندہ فنسی الصلاۃ خطی طریق الجنۃ یوم القیامۃ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو قیامت کے دن وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔“

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البیھقی: شعب الایمان، باب من تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 73 15 جلد 2 صفحہ 215 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث: 79 86 صفحہ 6 30 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع: الفصل السادس فی ذم من لم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثمہ، جلد2 صفحہ 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور) (المرجانی: بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ماجاء فی فصل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ82 3 مطبوعہ دارالکتب

العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترھیب من ترکھا عند ذکرہ، صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الدائما، جلد2 صفحہ 33 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

باب 18: ماذكر فى اهل المجلس اذا تفرقوا فى مجلسهم ولم يذكروا الله عزوجل ولم يصلوا على النبى ﷺ

"باب ان مجلس والوں کے بیان میں جو اپنی مجلس سے جدا ہوں تو نہ ہی اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی وہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں۔"

حدیث نمبر:84

حدثنا سلمة بن شبيب، حدثنا حجاج بن محمد، عن شعبة، عن الاعمش، عن ذكوان، عن ابى سعيد، قال:

ما جلس قوم مجلسا لا يصلون على رسول الله صلى الله عليه وسلم الا كان عليهم حسرة، وان دخلوا الجنة لما يرون من الثواب۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ کسی بھی مجلس سے بغیر درود پڑھے اٹھ جاتے ہیں اگرچہ وہ جنت میں داخل بھی ہو جائیں مگر افسوس کرتے رہیں گے جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هريرة رضی الله عنه، رقم الحديث 5 996 صفحه71 6 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن حبان: الصحيح، كتاب البر والاحسان، باب ذكر الزجز عن افتراق القوم عن مجلسهم بغير ذكر الله، رقم الحديث91 5 صفحه 271 مطبوعه دار المعرفة بيروت، لبنان) (الهيثمى: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الاذكار، باب ذكر الله تعالى فى احوال كلها والصلاة والسلام على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 786 16 جلد10 صفحه1 6 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (المنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعا، باب الترهيب من ان يجلس الانسان مجلسا لا يذكر الله

فیه ولا یصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیه وسلم، جلد 2 صفحه 3 26 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن الجعد: المسند، شعبه عن الاعمش، رقم الحدیث9 73 صفحه 120 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 5 5 صفحه2 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد1 صفحه127 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث71 15 جلد 2 صفحه 215 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث06 5 5 جلد5 صفحه219 صفحه220 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:85

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا عبدالعزیز بن محمد، عن ابی ذئب، عن صالح مولی التوأمة، عن ابی هریرة، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔“

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، رقم الحدیث: 80 3 3 صفحه 1004 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الجمعة، باب ما یستدل به علی وجوب ذکر النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الخطبة، رقم الحدیث772 5 جلد3 صفحه297 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزهد، الجز الثامن، باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث2 96 صفحه 289 مطبوعه المکتبة المعروفیة پشاور) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترهیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر اللہ فیه ولا یصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیه وسلم، جلد2 صفحه2 16 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:86

حدثنا عباس بن الولید النرسی حدثنا بشر بن المفضل، حدثنا عمارة بن غزیة عن صالح مولی التوأمة، قال: سمعت ابا هریرة یقول: قال رسول اللہ علیه وسلم:

ما جلس قوم مجلسا فاطالوا الجلوس ثم تفرقوا قبل ان یذکروا الله عزوجل او یصلوا علی نبیهم الا کانت علیهم من الله ترہ، ان شاء عذبهم، وان شاء غفرلهم۔

ترجمہ:''صالح مولی التوامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جولوگ کسی طویل مجلس واجتماع سے ذکر الٰہی اور درود پاک پڑھنے کے بغیر جدا ہوجائیں انہیں اس پر افسوس ہوگا، اللہ چاہے انہیں عذاب دے یا انہیں معاف فرمادے۔''

(الطبرانی: کتاب الدعاء، باب ما جاء فی التفرق من للمجالس عن غیر ذکر الله عزوجل والصلاة علی نبیه صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1924 صفحه 5 مطبوعه دارالحدیث قاهره) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث9 6 15 جلد2 صفحه 214 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین کتاب الدعا والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر،رقم الحدیث 4 184، 6 184 جلد 2 صفحه2 5 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 6 1914، 1 1915 جلد 6 صفحه 281 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب من جلس مجلسا لم یذکر الله تعالی فیه، رقم الحدیث9 1016 جلد9 صفحه7 15 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم للمعروف به تفسیر ابن کثیر، زیر آیت سورة الاحزاب6 5 رقم الحدیث 5 5 5 جلد5 صفحه219 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

باب19: ماذكر من صلاة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی غیرہ ودعائہ بالصلاۃ علیھم

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسروں پر درود بھیجنے کے بارے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پر درود بھیجنے کے ساتھ دعا کرنے کے بارے میں"

حدیث نمبر: 87

حدثنا ابوموسی، حدثنا الولید بن مسلم، حدثنا الاوزاعی، قال سمعت یحیی بن ابی کثیرۃ یقول: حدثنی محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارۃ، عن قیس بن سعد، قال زارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال:

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ثم رفع یدیہ وھو یقول: اللھم اجعل صلواتك ورحمتك علی سعد بن عبادۃ۔

ترجمہ: "حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: "السلام علیکم و رحمۃ اللہ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا فرمائی: اللھم اجعل صلواتک و رحمتک علی سعد بن عبادہ "اے اللہ اپنی صلوات اور اپنی رحمتیں سعد بن عبادہ پر نازل فرما۔"

(ابو داود، السنن، کتاب الادب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، رقم الحدیث 5185 صفحہ 1020 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف السلام، رقم الحدیث: 10085 جلد 9 صفحہ 129-130 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث قیس بن سعد بن عبادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 15476 صفحہ 1040

مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، قیس بن سعد بن عبادة الانصاری من اخبار قیس، رقم الحدیث 902 جلد 18 صفحہ 354 مطبوعہ داراحیا التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 88

حدثنا ابوبکر، حدثنا علی بن هاشم، عن ابن ابی لیلی، عن محمد بن عبدالرحمن، عن عمرو بن شرحبیل، عن قیس بن سعد، ان النبی صلی الله علیه وسلم:

قال اللهم صلی علی الانصار و علی ذریة الانصار۔

ترجمہ: "حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللهم صلی علی الانصار و علی ذرية الانصار "اے اللہ انصار پر صلاۃ بھیج اور انصار کی اولاد کی اولاد پر بھی۔"

(النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب کیف السلام، رقم الحدیث: 10083 جلد 9 صفحہ 129 مطبوعہ موسسة الرسالة، بیروت) (الطبرانی: للمعجم الکبیر، قیس بن سعدبن عبادة الانصاری من اخبار قیس، رقم الحدیث: 890 جلد 18 صفحہ 0349 35 مطبوعہ دارحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 89

حدثنا ابوبکر، حدثنا غندر، و کیع عن شعبة، عن عمرو بن مرة، قال سمعت ابن ابی اوفی یقول کان الرجل اذا اتی النبی صلی الله علیه وسلم بصدقة ماله صلی علیه، فاتیته بصدقة مال ابی، فقال: اللهم صلی علی آل ابی اوفی۔

ترجمہ: "حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا ایک آدمی جب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر اپنا مال صدقہ پیش کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر صلاۃ بھیجتے تو میں بھی آپ کی بارگاہ میں اپنے والد کا مال صدقہ لے کر آیا

تو آپ نے کہا: اللهم صلی علی آل ابی اوفی ''اے اللہ ابی اوفی کے آل پر صلاۃ بھیج۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب صلاۃ الامام، ودعائہ لصاحب الصدقۃ... الخ، رقم الحدیث: 97 14 صفحہ 3 24 کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، رقم الحدیث 6 416 4 صفحہ 8 70 کتاب الدعوات، باب قول اللہ تبارك و تعالی و صلی علیهم التوبة 103 ومن خص اخاه بالدعا دون نفسه رقم الحدیث2 3 3 6 صفحہ1 110، کتاب الدعوات، باب هل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم رقم الحدیث9 35 6 صفحہ 1105 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب الدعاء لمن اتی بصدقۃ، رقم الحدیث92 24 صفحہ8 3 4 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود: السنن، کتاب الزکوۃ، باب دعاء المصدق لاهل الصدقۃ، رقم الحدیث: 90 15 صفحہ27 3 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیهم السلام، جلد2 صفحہ01 4 مطبوع مکتبہ امدایہ ملتان) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاہ، باب هل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 2874 جلد2 صفحہ218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهروی: غریب الحدیث، جلد1 صفحہ 111-112 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطیالسی: المسند، مسند عبداللہ بن ابی اوفی، رقم الحدیث:7 85 جلد1 صفحہ0 4 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بهجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ د ارهجرۃ النبی للمختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیه و ابلاغه صلاۃ من صلی اللہ علیه وسلم، صفحہ 83 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر۔ (زیر آیت سورۃ الاحزاب:56) رقم الحدیث: 33 5 5 جلد5 صفحہ7 2 2 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (العسقلانی: الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 9 0 9 صفحہ 3 23 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:90

حدثنا المقدمی، حدثنا یحیی، حدثنا شعبة مثله، وفیه عن اسید بن حضیر، وعن ابی سعید۔

حدیث نمبر:91

حدثنا محمد بن عوف، حدثنا ابو الیمان، عن اسماعیل بن عیاش،

عن یحیی ابن الحارث، عن القاسم، عن ابی امامة، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

ما من قوم یجلسون مجلسا ثم یتفرقون منه، و لم یذ کروا اللہ عزوجل ولم یصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا کان ذلك المجلس علیهم ترة یوم القیامة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ مجلس سے جدا ہو گئے نہ انہوں نے وہاں اپنے اللہ کا ذکر کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو وہ مجلس روز قیامت (ان کے لیے) پریشانی کا باعث ہوگی۔''

(الطبرانی: للمعجم الکبیر، القاسم بن عبدالرحمن بن یزید الشامی مولی معاویة عن ابی امامة، یکنی ابو عبدالرحمن یحیی بن الحارث الذماری عن القاسم، رقم الحدیث: 1 775 جلد 8 صفحه 181 مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الطبرانی: کتاب الدعاء، الجز التاسع، باب ما جاء فی التفرق من المجالس من غیر ذکر اللہ عزوجل والصلاة علی نبیه صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1921 صفحه 95 5 مطبوعه دارالحدیث قاهره) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 77 حدیث ابی امامة، صفحه 45 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

تم کتاب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للقاضی ابی احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل قوبل علی نسخة الاصل المسموعة فصح والحمدللہ۔